رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۷

انّ اللہ لا یغیر ما بقوم حتّی یغیروا ما بانفسہم

انہ اوی القریہ

الحکم

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی || دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ (۱) عوام سے ۳ر (۲) خواص معاونین سے ۱۰ع (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والون سے ۴ر (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والی لوگونسی عا ۱۲ر

فہرست مضامین

نمبر ۱۹ || قادیان دار الامان مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء مطابق ۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ || جلد ۹

حضرت مسیح موعود کے اشتہارات

اعلان

سوامی دیانند سرسوتی صاحب نے بجواب ہماری اس بحث کے جو ہم نے روحون کا بے انت ہونا باطل کر کے غلط ہونا مشلہ تناسخ اور قدامت سلسلہ دنیا کا ثابت کیا ہے معرفت تین کس آریا سماج والون کے یہہ پیغام بھیجا ہے کہ اگرچہ ارواح حقیقت مین بے انت نہیں ہین لیکن تناسخ اسطرح پر ہمیشہ رہتا ہے کہ جب سب ارواح مکتی پا جاتے ہین تو پھر بوقت ضرورت مکتی خانہ سے باہر نکالے جاتے ہین اب سوامی صاحب فرماتے ہین کہ اگر ہمارے اس جواب مین کچھہ شک ہو تو بالمواجہ بحث کرنی چاہئے چنانچہ اس بارہ مین سوامی صاحب کا خط بھی آیا اس خط مین بھی بحث کا شوق ظاہر کرتے ہین اسواسطے بذریعہ اس اعلان کے عرض کیا جاتا ہے کہ یہہ بحث بالمواجہ ہمکو بسر و چشم منظور ہے ۔ کاش ! سوامی صاحب کسی طرح ہمارے سوالونکا جواب دین مناسب ہے کہ سوامی صاحب کوئی مقام ثالث بالخیر کیواسطے انعقاد اس جلسہ کی تجویز کر کے بذریعہ کسی مشہور اخبار کے تاریخ و مقام کو مشتہر کر دین لیکن اس جلسہ مین شرط یہہ ہے کہ یہہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت اعلے کہ تین صاحب ہمین سے ممبران برہمو سماج اور تین صاحب مسیحی مذہب ہونگے قرار پا دیگا ۔ اول تقریر کرنیکا ہمارا حق ہوگا کیونکہ ہم معترض ہین پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط جو چاہینگے جواب دین گے ۔ پھر اسکا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہوگا اور بحث ختم ہو جائیگی ہم سوامی صاحب کی اس درخواست سے بہت خوش ہوئے ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ کیون سوامی صاحب اور اور ہندو دن مین لگے ہوئے ہین اور ایسی بحث اور اعتراض کا جواب نہین دیتے جنسے سب کے سب آریہ سماج والونکا دم بند کر رکھا ہے اب اگر سوامی صاحب نے اس اعلان کا کوئی جواب مشتہر نہ کیا تو بس یہہ سمجھو کہ سوامی صاحب صرف باتین کر کے اپنے موافقین کے آنسو پونچھتے ہین اور مکت پایون کی واپسی مین جو جو مفاسد ہین مضمون مشمولہ متعلقہ اس اعلان مین درج ہین ناظرین پڑھین اور انصاف فرماوین ۔

المعلن مرزا غلام احمد رئیس قادیان ۱۰ ارجون ۱۸۷۸ء

نوٹ از ایڈیٹر الحکم :- اس اعلان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اعلے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فطرتی طور پر اعلاء کلمہ اسلام کا کسقدر جوش بخشا گیا ہے جس مضمون متعلقہ اعلان کا ذکر اعلان مذکور مین کیا گیا ہے وہ بھی حضرت اقدس کی پرانی تحریرون مین چھاپ دیا ہے جو اب دوسرے نمبر مین چھپ چکی ہین اور اس دوسرے اڈیشن مین منشی گوردیال صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول چنیوٹ کے استفسار کا جواب بھی جو ۱۸۷۸ء مین حضرت اقدس نے دیا تھا اور رسالہ ہندو باندھو لاہور مین طبع ہوا تھا ۔ بڑھا دیا گیا ہے ۔

دار الامان کا ہفتہ

۱ ۔ اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے اہل بیت سیدگان ملت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تندرست ہین ۔

۲ ۔ حضرت ام المومنین کی طبیعت نصیب اعدا ناساز تھی اللہ تعالےٰ نے رد الیہا روحہا و ریحانہا کی جو بشارت دی اسکے بعد سے آپکی طبیعت اچھی ہے والحمد للہ علےٰ ذالک ۔

۳ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ مئی کی شب کو گرد و باد کا ایک طوفان آیا ۔ الحمد للہ کہ کسی قسم کا نقصان نہین ہوا اسکے ساتھ گرج اور چمک بھی تھی ۔

۴ ۔ ہفتہ زیر اشاعت مین بھی زلزلہ محسوس ہوا ۔

۵ ۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب تشریف لائے اور واپس تشریف لیگئے مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب بھی کچھ روز کے قیام کے بعد تشریف لے گئے ۔ کپورتھلہ وغیرہ مقامات سے اکثر احباب حاضر ہوئے سیاح قادیان کے بھائی مولانا آزاد بھی ایک روز کیلئے آئے اور واپس گئے ۔

۶ ۔ امریکہ مین شایع کرنیکے لئے ایک اشتہار عنقریب حضرت اقدس لکھنے والے ہین جسکی اشاعت کا خرچ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب دین گے ۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ۔

تازہ الہامات ۔ رویا اور کشوف

۲۶ مئی کے الہامات تو الحکم کی گذشتہ اشاعت مین درج ہو چکے ہین انکے ساتھ مندرجہ ذیل رویا بھی تھے ۔

رویا ۔ اسی وقت جبکہ مذکور بالا الہام ہوا دیکھا کہ کسی نے کہا کہ یہ آسمانی زلزلہ کی نشانی ہے جب مینے نظر اوٹھائی ۔ تو دیکھا کہ اس ہمارے خیمہ کے سر پر سے جو بالکل قریب نصب کیا ہوا ہے ۔ ایک چیز گری ہے خیمہ کی چوب کا اوپر کا سرا وہ چیز ہے جب مینے اوٹھایا تو وہ ایک لونگ ہی جو عورتون کے ناک مین ڈالنے کا ایک زیور ہے ۔ اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے میرے دل مین خیال گذرا ۔ کہ یہ ہمارے ہی گھر کا ہے جو مدت سے کھویا ہوا تھا اور اب ملا ہے اور زمین کی بلندی کو ملا ہے اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے ۔

۲۷ مئی ۱۹۰۵ء ۔ عبد القادر رضی اللہ عنہ اری رضوانہ ۔ اللہ اکبر

پہلی وحی کے متعلق فرمایا کہ خدا اپنی کچھہ قدرتین میرے واسطے ظاہر کرنیوالا ہے اسواسطے میرا نام عبد القادر رکھا رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے ۔ کہ کوئی فعل دنیا مین خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونیوالا ہے جس سے ثابت ہو جاوے اور دنیا پر روشن ہو جاوے کہ خدا ہمپر راضی ہے ۔ دنیا مین بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے تو فعلی رنگ مین بھی اس رضامندی کا کچھہ اظہار ہوتا ہے ۔ اسکے معنے یہ ہین کہ اسکی رضا پر دلالت کرنیوالے افعال دیکھتا ہون ۔ ــــ مومن کو اللہ تعالیٰ کی رضا بہت پیاری ہے ایک حدیث مین آیا ہے کہ مومنین جب بہشت مین داخل کئے جاوینگے تو انسے کہا جاویگا کہ اب مانگو جو کچھہ مانگنا چاہتے ہو ۔ تو وہ عرض کرینگے کہ اے رب تو ہمپر راضی ہو جا ۔ جواب ملیگا اگر مین راضی نہوتا تو تم کو بہشت مین کیونکر داخل کرتا ۔

۲۸ مئی ۱۹۰۵ء ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے ۔ اور ایک ایسی چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہین پیش جمہورون کے بیٹھی کے مین ایک ڈولی مین بیٹھا ہوا ہون پھر کسی نے میان شریف احمد کو اسمین بٹھا دیا اور اسکو چکر دینا شروع کیا تب مین گھڑی گر گئی اور اس جگہ قریب ہی گری ہے مین کہتا ہون کہ اسکو تلاش کرو ایسا نہ ہو ۔ کہ محمد حسین نالش کر دے ۔

فرمایا ۔ کہ خیال گذرتا ہے کہ شاید گھڑی سے مراد وہ ساعت ہے ۔ جو زلزلہ کی ساعت ہے جو معلوم نہین واللہ علم ۔ اور وہ رحمت کی ساعت ہے یعنی یہ ساعت ہمارے واسطے رحمت الٰہی کا موجب ہوگی ۔

۲۹ مئی ۔ یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق ۔

۳۰ مئی ۱۹۰۵ء ۔ قبل ظہر فرمایا ۔ آج ایک عجیب الہام ہوا ہے جو پہلے کبھی نہین ہوا ۔ صلوٰۃ العرش الی الفرش ــ یعنی رحمت الٰہی جو تم پر ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لیکر فرش تک ہے فرمایا اسمین کسی قدر مبالغہ ہے گویا اللہ تعالےٰ کی رحمت نے فضاء کو بھر دیا یہ الہام آیندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے یہہ لفظی ہی نہین بلکہ

[illegible] گورنمنٹ

یہ بات ... کہ ہمدردی کی جو نشانی کیجاتی ہے بعض اخباروں خاصکر عیسائی اخبار لاہور اس بات پر بہت ناراض ہوا ہے کہ میں نے دوسرے زلزلہ کی خبر کیوں شائع کی ہے حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ میں نے شائع کیا ... سے نہیں ڈرا اور دوسروں کو ڈرا دیا اور تشویش میں ڈالا میرا مقصد تو یہ تھا ... پہلے اسی سال ۱۹۰۵ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شائع کی تھی جسکا یہ مضمون تھا کہ ایک زلزلہ عنقریب آنیوالا ہے جو ہولناک ہوگا اور پھر بعد اس زلزلہ کے ... میں نے ۱۹۰۵ء میں بذریعہ اخبار شائع کیا کہ وہ زلزلہ آنیوالا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہو جائیگا اور بڑی بڑی عمارتیں گر جائینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی ... اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہو جائینگی اور اس سے پچیس برس پہلے بھی میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اسی زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اس سے پہاڑ پھٹ جائینگے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور جب وہ پیشگوئی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہوگئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جسکی تحریر کرنیکی حاجت نہیں تب مجھ کو اس حادثہ کا اسقدر صدمہ پہنچا کہ جسکے بیان کرنیکے لئے الفاظ نہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہنچا ہو کیونکہ اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنیکا تھا اس پیشگوئی کو شائع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے دو اخبار اور دو رسالوں میں شائع ہوئی تھی اور یہی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخباروں میں اسکو شائع نہیں کرایا گیا تھا اگرچہ میں اسوقت جانتا تھا کہ میرا لکھنا دلوں کو ایک وہمی احتیاط کیطرف مصروف نہیں کریگا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں دینے کے میں اسکا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دل کو اس غم نے سخت گھیر لیا کہ جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدا علیم حکیم کیطرف سے ملی تھی میں نے اسکی پورے طور پر اشاعت نہ کی اور اگر میں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ اس پر کاربند ہو کر بعض جانیں بچ جاتیں چنانچہ جسقدر میری جماعت میں سے دھرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی انمیں سے ضایع نہیں ہوا اسکی وجہ یہی ہوگی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہونگے اور حتی الوسع اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی میں اسی غم اور پریشانی میں تھا کہ یکدفعہ پھر مجھے خدا تعالی کیطرف سے خبر ملی کہ ایک اور زلزلہ آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دل کی وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ میں

لکھ چکا ہوں میں پہلے سے بہت شرمندہ تھا کہ پہلے زلزلہ کی پہلی خبر کو کماحقہ کیوں شائع نہ کیا اور کیوں اپنی نوع کی پوری ہمدردی نہ کی۔ سبب دوسرے زلزلہ کی خبر پاکر میرا دل اسبات کیلئے بے اختیار ہو گیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کروں اسی غرض سے میں نے متعدد اشتہار شائع کئے تا لوگوں کو متنبہ کروں کہ حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور جہانتک ممکن ہو ایسی عمارتوں میں جو ... دو منزل سہ منزل ہیں ... اور اسی دفعہ پہلی فروگذاشت کو پورا کرنے کیلئے کئی ہزار اشتہار شائع کئے اور اخباروں میں بھی یہی مضمون شائع کرایا اور پایونیر وغیرہ انگریزی اخباروں میں بھی شائع کرایا بلکہ اس اطلاع کیلئے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی جناب نواب لارڈ کرزن وائسرائے دام اقبالہ کی خدمت میں بھیجی گئی اور اب میں اس بات کی طرف متوجہ ہوں کہ یا تو خدا تعالی اپنے فضل و کرم سے اس گھڑی کو ٹالدے اور یا مجھے اطلاع دے اور یا پورے طور پر بقید تاریخ اور روز اور وقت اس آنیوالی حادثہ سے مطلع فرما دے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دلآزاری یا ستانے کیلئے میں نے یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا ان سے پہلے میں آپ ڈرا اور ابتک قریباً ایک ماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں میں واپس قادیان میں نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں بار بار یہی نصیحت کی کہ جنکی مقدرت ہو انکو ضروری ہے کہ کچھ مدت خیموں میں باہر جنگل میں رہیں اور جو لوگ بے مقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں کہ خدا اس بلا سے ہمیں بچا وے پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ کون گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں مع اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس بات سے خدا نے ڈرایا اس سے ڈرنا لازم ہے اور جس خبر کا یقین ہے اس سے بنی نوع کو ڈرانا بھی شرایط ہمدردی میں داخل ہے اگر میں دیکھوں کہ کسی گھر کے حصہ کو آگ لگنے کو ہے اور گھر کے لوگ خواب میں

ف اسکے واسطے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالی نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے کہ ۱۶ مئی ۱۹۰۵ء اسکی مقرر کی تھی مگر یہ بالکل جھوٹ ہے میں نے کوئی تاریخ نہیں لکھی ایسی پیشگوئیوں میں عموماً یہی سنت اللہ ہے چنانچہ انجیل میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آوینگے مگر تاریخ مقرر نہیں کی مجھے ابتک قطعی طور پر یہی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے بہرحال اس سے خوف کرنا لازم اور احتیاط رکھنا ضروری سمجھ کر میں ابتک خیموں میں باہر جنگل میں گذارہ کرتا ہوں اور خیموں کو خریدنے اور عمارتوں کو بنانے میں ایک ہزار روپیہ کے قریب ہمارا خرچ بھی ہو چکا ہے اور اسقدر خرچ کون اٹھا سکتا ہے بجز اسکے کہ [illegible]

میں انکو کچھ خبر نہیں اور میں انکو مطلع نہ کروں تاکہ وہ تشویش میں پڑینگے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہونگا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی کے زور دینا پر یہ پیشگوئی نہیں لکھی ہے بلکہ اگر جھوٹا کیطرح سے ہی میرے اس دعوی کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو وہ سچی نکلی ہیں جبکہ میں ... پیشگوئیوں کی سچائی کی تجربہ سے اسبات کی باور کرنیکیلئے ایک بھاری ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے سچ ہے تو پھر اس سے لوگوں کو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا ... یہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کریگا وہ بچایا جائیگا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہاں وہ بدمعاش لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرام خواری خونریزی وغیرہ رکھتے ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑینگے سو انکی تشویش کی نہ خدا کو پرواہ ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر انکو خوش رکھنا مقصود ہوتا تو انسانی گورنمنٹیں انکے لئے جیل خانے کیوں طیار کرتیں۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بدظنی ہے جو مخالف لوگ ظاہر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے اشتہاروں سے تشویش میں ڈالدیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے میں منجم ہونیکا دعوی نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعوی ہے صرف یہ دعوی ہے کہ میں خدا تعالی کیطرف سے **وحی پاتا ہوں** مگر اس دعوی کے یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھ کو کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں ان لوگوں کے ہزارہا اشتہار میری نسبت شائع ہو چکے ہیں کہ اس دعوی میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اسقدر لعنتوں اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع ہو چکے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہوں جو شخص انکے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں۔ اگر مجھے بندگان خدا کی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا مگر پہلی پیشگوئی کا بڑی زبردست طور سے پورا ہونا اور بہت سی جانوں کا نقصان ہونا مجھ کو کھینچ کر اسطرف لایا کہ میں دوسری پیشگوئی کے شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں اور کماحقہ شائع کروں بعض نے میری نسبت خط لکھے کہ تو جھوٹا ہے ہم چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں لیکن اگر میرے اشتہاروں سے کچھ لوگ احتیاط پر کاربند ہو جائیں اور کچھ اپنی اندرونی اصلاح کرلیں اور انکی جانیں بچ جائیں تو میری

جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی مرنا نہیں یا اپنی جان ایسی محبت رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی چھوڑ دوں علاوہ بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا لوگ ڈر کر انکی بیعت قبول کریں مگر اس حق پوشی کا میں کیا جواب دوں میں بار بار انہیں اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اسجگہ میری یہ مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اس غلطی کی سزا کیلئے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے اسکیلئے عالم آخرت مقرر ہے اور جسقدر قوموں کو پہلے اس سے سزا ہوئی ہے مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کئے گئے یا زلزلہ نے انکو فنا کیا اسکا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کی پرستش کرتے تھے اگر وہ سادگی و شرافت سے اپنی غلطیوں پر قائم ہوتے تو کوئی عذاب ان پر نازل نہ ہوتا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ خدا تعالی کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کئے اور نہایت درجہ شوخیاں دکھلائیں اور انکی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہو گئی تھی اسلئے اسی دنیا میں ان پر عذاب نازل ہوا خدا کریم و رحیم ہے اور غضب میں دھیما ہے اگر اس زمانہ کے لوگ اس سے ڈریں اور بدکاریوں اور ظلموں اور طرح طرح کے جرائم کے کاموں پر ایسی جرأت نہ کریں کہ گویا خدا نہیں ہے تو ان پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ یعنی خدا تمہیں عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکرگذار بنجاؤ اور خدا پر ایمان لاؤ اور اسکی عظمت اور سزا کے دن سے ڈرو ایسا ہی اسکے مقابل پر فرماتا ہے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّىْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ یعنی انکو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بنجاؤ اور اسکی یاد میں مشغول رہو تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پروا کیا رکھتا ہے۔ اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اسکے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی اثر نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کیساتھ اسکے تمام اعمال ہوں۔ تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جسکا دودھ پیا جاتا ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر میں نے لکھا وہ ان لوگوں کیلئے بس ہے جنکے دل ٹیڑھے نہیں ہیں اور جو جانتے ہیں کہ خدا ہے۔ والسلام علی من اتبع الھدی

المشتہر

مرزا غلام احمد قادیانی ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء

نوٹ اسجگہ نمونہ کے طور پر مخالفین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئی کی کسطرح تکذیب کیجاتی ہے تو میری یہ پیشگوئیاں کسی کیلئے تشویش کا موجب نہیں ہیں اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں بلکہ ہنسی ٹھٹھا اڑاتے ہیں چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اسجگہ بطور نمونہ کے نقل کر کے دکھلاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر ہماری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے مذکورہ عبارت یہ ہے میں آج ۱۶ مئی ۱۹۰۵ء کو اس امر کا بڑے زور اور دعوے سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اسبات کا یقین دلاتا ہوں کہ خوف کھانیکی کوئی وجہ نہیں ہے دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی نے ۵-۸-۱۲-۱۷ اور ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو اشتہاروں اور اخباروں میں جو لکھا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آئیگا جیسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا مگر قادیانی زلزلہ کی کوئی تاریخ یا وقت نہیں بتلاتا مگر اس پر بہت زور دیتا ہے کہ ضرور آئیگا [illegible] قادیانی کی صرف لغاظیوں اور اخباری [illegible] سے خوفناک ہو رہی ہیں۔ بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوں اور خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں قادیانی زلزلہ ہرگز ہرگز نہیں آئیگا!!! اور نہیں آئیگا!!! اور اب ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الہی اور کشف کے ذریعہ سے دکھائی ہے جو انشاء اللہ [illegible]

[illegible] اسپر غور کر کے جیسا کہ [illegible] الفاظ [illegible] پیشگوئی [illegible]

ضرورتِ امام

آخر ۱۸۹۹ء میں حضرت حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا تھا کہ میری جماعت میں سے ہر شخص بقدر اپنی قابلیت اور سمجھ کے ضرورت امام پر مضمون لکھے وہ مضامین حضرت اقدس کے حضور پڑھ کر سنائے گئے انمیں سے بعض میں یہاں درج کرونگا انشاء اللہ۔ ایڈیٹر

(منشی تاج الدین صاحب لاہوری کا مضمون)

بحضور فیض گنجور حضرت اقدس امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

چندروز کا عرصہ گذرا ہے کہ ایک والا نامہ حضرت مخدومی مکرمی جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے حسب الارشاد برادران لاہور کو مخاطب کرکے تحریر کیا تھا جسکا خلاصہ یہ تھا کہ ہر ایک بقدر اپنی لیاقت اور خداداد فہم کے ایک مضمون زمانہ حال کے مفاسد اور مصلح کی ضرورت پر لکھکر حضور کی خدمت میں روانہ کرے سو اس ارشاد کی تعمیل میں یہ عاجز بھی باوجود اپنی کم علمی اور کم لیاقتی کے صرف ثواب میں شامل ہونے کی غرض سے چند باتیں ذیل میں لکھتا ہے گو ایسے عظیم الشان مسئلہ پر کچھ کہنا علماء عظام کا حصہ ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

آج سے ۱۷۔ برس پیشتر کا ذکر ہے یعنے ۱۸۸۳ء کا جبکہ میں ضلع راولپنڈی میں تبدیل ہو کر گیا تھا تو وہاں اپنے خوش نصیبے سے ایک ایسے مخدوم کے یہاں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا جو اسوقت اہل حدیث میں ایک جلیل القدر عہدہ سرکاری پر ممتاز تھے لیکن مجھے اسبات کا نہایت افسوس ہے کہ انقلاب زمانہ نے اسکو اپنی پہلی معتقدات کا پابند نہیں رہنے دیا اور فرقہ نیچریہ کے بدخیالات اندنوں اسپر غالب ہو گئے ہیں یہانتک کہ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کی بھی چنداں اوسے پرواہ نہیں اسوقت انکی ایسی حالت تھی کہ ہر وقت بڑی رقت سے براہین احمدیہ کے اشعار پڑھتا اور لوگوں کو سنایا کرتا تھا یہ پہلا موقعہ تھا کہ مینے اس کتاب کا نام سنا چونکہ مجھے ابتدائی عمر سے دینی مباحثات کی کتابیں پڑھنے کا شوق رہا ہے اسواسطے مینے اس بزرگ کی معرفت براہین کی موجودہ جلدیں عـــہ روپیہ نقد بھجواکر دارالامان سے منگائیں جب مینے اس مبارک کتاب کو جو فی الحقیقت اپنے طرز استدلال کے لحاظ سے مخالفین اسلام کیلئے حجت قاطع کا حکم رکھتی ہے آخر تک مطالعہ کیا تو اے میرے پیر ومرشد میں اللہ تعالےٰ کو گواہ کرکے وکفے باللہ شھیدا یہہ اقرار کرتا ہوں کہ میرے نور قلب نے فوراً بلا کسی قسم کے دلولہ یا وہم کے قبول کر لیا کہ جن ہاتھوں سے یہہ در بے بہا نکلے ہیں وہ ضرور ضرور الٰہی طاقت اپنے اندر رکھتے ہیں اس خداداد حسن ظنی کا باعث ہے کہ اسوقت سے آجتک کسی خشک ملا کی باتیں میرے دل پر کوئی مخالف اثر پیدا نہیں کر سکیں۔ مولوی غلام دستگیر قصوری جو انہیں ایام میں راولپنڈی کی جامع مسجد میں پکار پکار کر لوگوں کو اس کتاب کے مندرجہ الہامات سناتا اور انگیختہ کرتا تھا اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کہ میرے ناقص فہم نے ذرا دھوکہ نہ کھایا اور وہ بیچارہ اس نور کے بجھانے کی کوشش میں اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ پھر مینے سرمہ چشم آریہ کو پڑھا جس سے اور بھی ایمان میں ترقی تھی اور روز بروز شوق بڑھتا گیا یہانتک کہ کتاب فتح اسلام اور توضیح مرام شائع ہوئی۔ جنکے نکلتے ہی ان مولویوں نے وہ شور برپا کیا کہ بس گذشتہ خدمت پر پانی پھیر دیا مجھے بھی ان کتابوں کے پڑھنے کا شوق ہوا اور فوراً بذریعہ وی پی دارالامان سے یہ دونوں رسائل منگائے انکے ہمراہ حضور نے ازراہ کرم ایک نسخہ قول الفصیح مولفہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مفت مرحمت فرمایا ان تینوں رسائل کے پڑھنے سے خدا تعالےٰ نے میری بھی رہنمائی کی اور مجھے سمجھ آگیا کہ واقعی یہہ وقت اسلام کے لئے کیا بلحاظ بیرونی مفاسد وکیا بلحاظ اندرونی فتن کے سخت خطرناک زمانہ ہے اسوقت حقیقی تقوے وطہارت اس جہان سے اٹھ گئی ہے اور نیکی کی جگہ بدی نے لے لی ہے اور مسلمانوں کی ذریت کو زمانہ حال کے فلسفہ اور طبعی نے اسقدر تباہ کر دیا ہے کہ وہ نہ صرف دین اسلام کی پابندیوں کو حقارت کی نظر سے ہی دیکھتے ہیں بلکہ بڑی جرأت سے خدا تعالےٰ کی مقرر کردہ حدود کی پرواہ نہ کرکے مرتکب کبائر کے ہو جاتے ہیں اور پھر ذرا شرماتے نہیں یہ حالت تو ان مسلمان بچوں کی ہے جو کلمہ گو والدین کی گود میں پرورش پا رہے ہیں اب سوال یہ ہے کہ ایسی حالت کیوں ہوگئی سو ظاہر ہے کہ یہ سارا ادبار قرآن کریم کیطرف سے بے خبر ہونے کا ہے کاش جتنی محنت سے دنیوی علوم حاصل کئے جاتے ہیں اسکا عشر عشیر بھی اگر کتاب اللہ کے سیکھنے پر کرتے تو یہ تباہی ہرگز ہرگز نہ آتی۔ میرے اس بیان سے یہ غرض نہیں کہ ہماری قوم کے نوجوان بچے موجودہ علوم وفنون کیطرف سے توجہ اٹھا لیں بلکہ ساتھ ساتھ دینی تعلیم کو بھی حاصل کرتے جائیں اس کم توجہی کا تو یہ نتیجہ ہے کہ بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لڑکے لڑکیاں عیسائیوں کی پھندے میں آکر اپنے سچے آبائی دین کو خیر باد کر بیٹھے اگر انکو ابتدا ہی سے دینی علوم سکھائے جاتے اور اسلام کی خوبیاں انکے دلوں پر نقش کیجاتیں تو ممکن نہ تھا کہ عیسائی مذہب جیسے باطل کو اختیار کرکے اسلام کے دشمن ہو جاتے پادریوں نے غریب اسلام پر اسقدر منہ زوریاں کی ہیں کہ جنکو پڑھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے کروڑہا رسالے اور اشتہارات بہ ازافترا اعتراضات کے مختلف زبانوں میں ترجمے کرکے تمام دنیا میں شایع کر رہے ہیں اور صرف اسپر اکتفا نہیں کی بلکہ یورپ میں تھیٹر کے ذریعہ اسلام کے نورانی چہرہ کو ایک خوفناک ڈراؤنی صورت میں دکھایا جا رہا ہے درحقیقت یہ وہی پر فتن زمانہ ہے جسکی طرف ہمارے سید ومولا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک مونہہ سے فرمایا تھا کہ اس سے بڑھکر آدم سے قیامت تک کوئی ایسا فتنہ نہ ہوگا ذرا پادریوں کی سالانہ رپورٹوں کو تو پڑھو کس فخر سے انمیں لکھا جاتا ہے کہ اس قوم کو اس باطل کے پھیلانے میں کیا کچھ کامیابی ہوئی ہے لاکھوں مسلمان ایک وحدہ لاشریک حی وقیوم خدا کے ماننے والے عاجز مردی کو خدا مان رہے ہیں اور اس پاک اور کامل انسان کو جسنے دنیا کو تاریکی کے گڑھے سے نکالکر نور اور ہدایت کے راستے دکھائے علانیہ بازاروں میں گالیاں دے رہے ہیں اس لاہور شہر میں جو پنجاب کا صدر ہے ہر روز شام کو مختلف اقوام وملت کے مرتدین جنکو فقط اس غرض سے مشن سے روٹی ملتی ہے کہ اسلام اور اسکے پاک ہادی کی توہین کسی نہ کسی پیرایہ میں عوام کے گوش گذار ہو جائے جا بجا یکو اس کرنے کو کھڑے ہیں لیکن میں نہایت دردبھرے دل سے یہ کہتا ہوں کہ کسیکو بھی ان اسلام کے نام لیوا مولویوں سے یہہ طاقت نہیں کہ اپنے پاک دین کی سچائیاں انکے مقابل میں کھڑے ہو کر بیان کریں یہ کسقدر ظلم ہے خدا کے لئے ذرا تو سوچو اور غور کرو اس سے بڑھکر اور کونسی پر فتن زمانہ کے منتظر ہو یہہ تو عیسائی دجل کا فتنہ ہے اور درحقیقت یہی بڑا بھاری فتنہ ہے اور جسقدر مذاہب والے ہیں انکے اعتراضات بجائے خود کوئی نئے نہیں ہوتے بلکہ اسکے فضلہ خور ہیں جنمیں سے پہلے نمبر پر آریہ مذہب کے پیرو ہیں جنہوں نے گالیاں دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اس مذہب کے بانی دیانند اور اسکے لائق چیلے لیکھرام پشاوری نے اپنی کتابوں میں وہ گند بکا ہے کہ جسکا اعادہ کرنا لاحاصل ہے جن لوگوں نے انکے خرافات کو پڑھا ہے وہ میرے اس بیان سے بکلی اتفاق کرینگے ان دلخراش اندیشوں کے علاوہ ایک تیسرا امرا آبادی پنڈت ہے جسنے پرانے ہندو مذہب کی حمایت کرکے وہ گالیاں دی ہیں کہ جسکے پاداش میں ہمیشہ کے جہنم میں داخل ہوگیا اسوقت عموماً دیکھا جاتا ہے کہ تمام دنیا میں مذہب کیطرف ایک خاص میلان پیدا ہوگیا ہے گویا ایک ایسی ہوا چلی ہے کہ وہ قومیں جنہوں نے صدیوں سے مذہب کیطرف کبھی توجہ نہیں کی تھی وہ بھی اپنے ملکوں میں جلسے اور کمیٹیاں کرکے مذہب کی تلاش کر رہے ہیں یہانتک تو کچھ مختصر بیان بیرونی مفاسد کا لکھا ہے اب تھوڑا سا مشت نمونہ خروار اندرونی مفاسد بھی عرض کرتا ہوں۔ جبکہ چاروں طرف سے دشمن اسلام پر حملہ کر رہے ہیں تو علماء اسلام کا جنکو بڑی فخر سے اپنی لیاقتوں کا ناز ہے سب سے پہلا اور ضروری فرض یہ ہونا چاہیے تھا کہ وہ ہمہ تن اس جہاد عظیم میں لگ جاتے اور کبھی بس نہ کرتے جب تک کہ خصم کو معقولی طور پر ساکت نکر دیتے لیکن مجھے نہایت افسوس کرنا پڑتا ہے کہ اس فرقہ نے اسلام کی خدمت ذرا بھی نہیں کی اتنا بھی نہیں کہ ایسی مصیبت کے وقت انکا اصلی کام کیا ہونا چاہیے تھا انہوں نے بجائے اسکے کہ غیر مذاہب والوں پر اسلام کی خوبیاں ظاہر کرکے انکے دلوں پر اسلام کی عظمت بٹھاتی الٹے رہے سہے مسلمانوں کو بس دائرہ اسلام سے خارج کرنے میں اپنے اوقات کو ضایع کیا ذرا بھی حیا سے کام نہ لیا یہی سوچا ہوتا کہ ان چالبازیوں سے مخالف مذاہب پر کیا اثر پڑیگا خود اس قابل نہوں کہ غیر مذہب والوں کی اعتراضات کا جواب ایسے طرز سے دیں کہ پھر انکو دوبارہ اعتراض کرنے کی گنجایش نہ رہے لیکن افسوس صد افسوس جس شخص کے ہاتھوں سے یہہ خدمت سالہا سال سے ہو رہی ہے اور جو کبھی بھی کسی میدان جنگ میں ہارا نہیں اور جو روح القدس سے تائید پاکر اسلام کیطرف ہر ایک مخالف کو باواز بلند بلا رہا ہے اور براہین جیسی لاجواب کتاب بوعدہ دس ہزار روپیہ انعام تصنیف فرماکر مخالفین کو ساکت کیا ہے اسکو کافر اور دجال کے ناموں سے پکارا جائے شرم! شرم!! شرم!!!

اے قوم تونے بڑی بھاری نعمت کا کفران کیا ہے پھر اگر علماء کیطرف سے یہہ ظہور میں آیا تھا تو کاش صوفیا اور فقراء کا گروہ ہی اس آفت عظیم کو محسوس کرتے اور اس پاک رسول کے توہین کی غیرت کھاکر اپنے اپنے حجروں میں رو رو کر اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعائیں کرتے اور روح القدس سے تائید پاکر آسمانی نشان دکھانے سے دنیا کو اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت کرتے لیکن اے میرے پیارے بھائیو اس گروہ نے بھی جو اپنے تئیں پیغمبر کی گدی کا وارث خیال کرتے ہیں۔ (باقی آیندہ)

انسپکٹران ڈاکخانجات کی دردناک فریاد

الحکم میں ڈاکخانہ کے متعلق مضامین کا ایک خاص سلسلہ عرصہ تک چھپتا رہا ہے اور ڈاکخانہ کے اکثر ملازم الحکم کے خریدار ہیں جن میں چٹھی رسان سے لیکر انسپکٹر اور سپرنٹنڈنٹ تک شامل ہیں - ان لوگوں کی دردناک تکالیف بارہا میرے پاس آئی ہیں اور بسا اوقات انہوں نے مجھے بطور خود انکی خاطر ایک الگ پرچہ جاری کرنے کی خواہشیں کیں لیکن میں ابھی تک انکی اس قسم کی خواہشوں کو پورا نہیں کر سکا۔

ملازمان ڈاکخانہ کی روز افزوں مشکلات اس قابل ہیں کہ ان پر پرزور آرٹیکل لکھے جاویں اور نوع انسان کے اس ایک مفید عنصر کی مدد کیجاوے۔

حال میں انسپکٹران ڈاکخانہ نے اپنی مشکلات کو بذریعہ ایک میموریل کے گورنمنٹ ہند تک پہونچایا ہے جسکا خلاصہ میں ذیل میں درج کرتا ہوں - امید تو کیجاتی ہے کہ لارڈ کرزن ان بیچاروں کی حالت زار پر رحم فرماوینگے۔

پھر میں کسی قدر تفصیل سے کسی اگلی اشاعت میں لکھونگا۔

بحضور رائٹ آنریبل جارج نیتھنیل بیرن کرزن آف کیڈلسٹن بالقابہٗ

حضور والا! ہم انسپکٹران ڈاکخانجات پنجاب وصوبہ سرحد شمال مغرب حضور والا سے نہایت عجز و ادب سے مستدعی ہیں کہ ہمارے حال زار پر بھی وہی توجہ مبذول فرمائی جاوے جو پبلک سروس کی دیگر شاخوں پر فرمائی گئی ہے - اگرچہ ہم نہایت ادنیٰ درجہ کے لوگ ہیں - اور اگر حضور والا اس دل و دماغ کے والیسرائے نہوتے تو ہمیں اس عریضہ کے پیش کرنے میں تامل ہوتا - مگر ہم جانتے ہیں کہ حضور عالی حقیر سے حقیر اصلاحی تحریکوں کو بھی بغور ملاحظہ فرماتے ہیں - حضور کی بےمثیل انصاف پسندی اور رحمدلی ہمیں اُمید دلاتی ہے کہ ہماری اس ناچیز درخواست پر توجہ فرمائی جائے گی۔

انسپکٹران ڈاکخانجات اور اون لوگوں کے سوا جو اون سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں - بہت کم لوگ اس امر سے واقف ہیں کہ انسپکٹران ڈاکخانجات کو نہایت ہی کم معاوضہ پر کسقدر ذمہ واری کا کام کرنا پڑتا ہے اور وہ بھی اس طرح کہ اون کے پاس کوئی کلرک ہے نہ چپراسی - اس محکمہ کے دیگر افسروں کے فرائض کا ہم اپنے فرائض کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں (الف) ہمیں تحریری کام بہت زیادہ ہے اور بہت کم وقت میں کرنا پڑتا ہے ہمیں ہمیشہ سفر درپیش رہتا ہے مگر اس کا سوائے فرض کے احساس کے کوئی معاوضہ نہیں - (ب) ہمارے فرائض اور ذمہ واریوں کو دیکھتے ہوئے لسٹ اور فائنہ روپیہ مشاہرہ کا پیمانہ بہت ہی کم ہے - (ج) آسانی و آسائش کے لحاظ سے ہماری حالت نہایت ابتر ہے (د) پبلک کی نظروں میں ہماری بہت ہی کم وقعت ہے اور اوسکا ہم کو کافی معاوضہ بھی نہیں ملتا۔

اب ہم اپنی شکایتوں کو حضور عالی کے روبرو پیش کرکے انصاف کے ملتجی ہیں - (۱) ہمیں اتنا کام کرنا پڑتا ہے کہ ہمیں اپنے اور اپنے متعلقین کے حوائج کی جانب توجہ کرنیکی بالکل مہلت نہیں ملتی قواعد ڈاکخانجات کے بموجب ہر انسپکٹر کو چالیس ڈاکخانوں کا معائنہ کرنا چاہئے مگر کمی اسٹاف کی وجہ سے اسی سے نوے ڈاکخانوں تک کا معائنہ کرنا پڑتا ہے جسوقت چالیس ڈاکخانوں کے معائنہ کا معیار قائم ہوا تھا تو کام بھی کم تھا مگر اب کام بھی بڑھ گیا ہے اور ایسا کام جسکو ڈاکخانہ سے کچھ تعلق نہ ہونا چاہئے۔ جیسے فروخت کونین - منی آرڈر مال گذاری وغیرہ وغیرہ - (۲) زیادتی کام کیوجہ سے اگر کبھی معاملہ میں ڈاکخانہ والوں کی غفلت ہو جاتی ہے - تو پبلک کی جانب سے شکایت ہوتی ہے - جسکی تحقیقات انسپکٹر ہی کو کرنی پڑتی ہے - حالانکہ یہی ایک کام ایسا ہے جس کے لئے جدا کام کرنیوالا ہونا چاہئے (۳) کلرک نہ ہونے کیوجہ سے ہمارا بہت سادہ بیش قیمت وقت جو مفید صلاحوں پر غور کرنے میں صرف ہونا چاہئے ضائع ہو جاتا ہے - طرفہ یہ کہ دفتر ہمیں اپنے مکان پر رکھنا پڑتا ہے مگر مکان کا کرایہ ہم کو نہیں ملتا - کلرک کی یوں بھی ضرورت ہے کہ انسپکٹر دورہ پر ہوتا ہے تو اوسکی غیبت میں بہت سے ضروری جواب طلب مراسلے یونہی پڑے رہتے ہیں (۴) دیہاتی ڈاکیوں کے کام معائنہ اون کے حلقوں میں جاکر کرنا سراسر ذلت و خواری کا کام ہے جو ایک انسپکٹر کے کسیطرح شایان حال نہیں (۵) ہمیشہ سفر کے لئے پابرکاب رہنے کی وجہ سے ہمیں گھر بار کی دیکھ بھال کا بالکل موقع نہیں ملتا باہر جاتے ہیں تو ہمارے لئے آسائش کا کافی سامان نہیں ہوتا - کیونکہ سول یا پولیس افسروں کی طرح ہمارا اتنا اثر نہیں جو دیہات میں ہمیں آسائش مل سکے - بسا اوقات آسمان کے نیچے کوبر پر پڑ کر رات بسر کرنی پڑتی ہے - سفر خرچ دو روپیہ یومیہ بالکل ناکافی ہے - تین روپیہ یومیہ ہونا چاہئے انسپکٹر کو ڈیوڑھے اور اوسکے ملازم کو تیسرے درجہ کا کرایہ ملتا ہے مگر ریل میں سفر کرنے میں چند در چند نقصانات ہیں بعض اوقات درجہ میں جگہ نہیں ہوتی - میل گاڑی میں تیسرا درجہ نہیں ہوتا جسکی وجہ سے سفر ملتوی کرنا پڑتا ہے - ٹکٹ خریدنے کے لئے اسٹیشن پر وقت سے بہت پہلے جانا پڑتا ہے جو سراسر تضیع اوقات ہے - (۶) انسپکٹروں کے لئے کوئی چپراسی نہیں ہے جس کیوجہ سے خط تک لیٹر بکس میں ادنکو اپنے ہاتھ سے ڈالنا پڑتا ہے حالانکہ انسپکٹر پرمٹ - پولیس انسپکٹر - انسپکٹر آف سکولز - داروغہ چنگی - غرض سب اس درجہ کے افسروں کے لئے ایک ایک دو دو چپراسی مقرر ہیں - (۷) انسپکٹران ڈاکخانجات کی تنخواہ انسپکٹر مدارس انسپکٹر پولیس انسپکٹر ریلوی وغیرہ وغیرہ سب سے کم ہے اور ضروریات زندگی کا نرخ روز بروز گران ہوتا جاتا ہے ہمارے غم و الم کی داستان طویل ہے مگر خلاصہ یہ ہے کہ کسی حالت میں ہمیں تکالیف اور مصائب سے مفر نہیں۔ اُمید ہے کہ حضور والا ہماری ناچیز عرض داشت پر توجہ فرمائینگے۔

ڈاکخانہ قادیان میں کام کی کثرت

قادیان کے ڈاکخانہ میں یومًا فیومًا کام کی اسقدر کثرت ہو رہی ہے کہ جسکو خود ڈاکخانہ کے معائنہ کنندہ افسر بھی تسلیم کرتے ہیں - قریبًا ہفتہ وار اڑہائی ہزار اخبار پوسٹ ہوتے ہیں اور اگر ماہواری رسالوں کی تعداد بھی شامل کرلی جائے تو ہفتہ وار اجراشدہ پیکٹ مستقل اخباروں اور رسالوں کی اوسط کسی صورت میں تین ہزار سے کم نہیں اور پھر اشتہار جو ہزاروں ہزار شائع ہوتے ہیں انکا تو شمار بھی نہیں کیا جا سکتا - بالاوسط وی پی اجراشدہ پارسلوں کی تعداد ستر اسی سے کسی صورت میں کم نہیں ہے اسی لحاظ سے منی آرڈروں کی تعداد کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

خطوط اور کتابوں کی روانگی مزید برآں - باوصفیکہ ڈاکخانہ کا گریڈ بیس روپیہ ماہوار سے چالیس روپیہ ماہوار کر دیا گیا ہے لیکن جیساکہ میں نے شروع میں عرض کیا تھا - دیگر عملہ کا نہ بڑہایا جانا کثرت کام کے بوجھ کو ہلکا نہیں کر سکتا - اگرچہ موجودہ پوسٹماسٹر کی نسبت افسران معائنہ کنندگان نے تسلیم کر لیا ہے کہ وہ اکیلا شخص اس ڈویژن میں ہے جو قادیان جیسے ڈاکخانہ میں جہاں ایسی کثرت کام کی ہو کام کر رہا ہے اور نبہا رہا ہے لیکن اس کے یہہ معنی نہیں ہو سکتے کہ ایک ہوشیار اور محنتی شخص کی قابلیت اور استعداد سے فائدہ اٹھاکر اسکی صحت کو خطرہ میں ڈالدیا جاوے مجھے تعجب ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ افسران ڈاکخانہ پورا اسٹاف دیتے نہیں ہیں اور پھر ذرا سی غلطی بھی اگر ہو جاوے تو اسپر خطرناک تہدید کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں - بحالت موجودہ قادیان کے ڈاکخانہ کا کام ہرگز ہرگز ایک شخص کے بس کا نہیں ہے میں صاحب سپرنٹنڈنٹ امرتسر ڈویژن کا تو شکر گذار ہوں کہ انکو میرے یا کسی اور کی یاد دہانی کے بدون ہی ایسی باتوں کا خیال رہتا ہے اور وہ پبلک کی سہولت اور اپنے ماتحت ملازموں کے حقوق کی نگہداشت کا بہت بڑا خیال رکھتے ہیں چنانچہ عرصہ گذرتا ہے کہ ڈاکخانہ قادیان کے سٹاف کے بڑہائے جانے کے متعلق تجویز بھیجی گئی تھی۔ لیکن ابھی تک اوس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا - جسکے لئے میں پھر انہیں توجہ دلاتا ہوتا ہوں کہ وہ اس بارہ میں خاص کوشش کرکے قادیان کی پبلک کو ممنون فرمادیں میرا خیال ہے کہ اگر خلیفہ فضل حسین صاحب رخصت پر نہ جاتے تو غالبًا گذشتہ دو ماہ کے اندر کوئی نہ کوئی انتظام ہو گیا ہوتا اسلئے کہ وہ یہاں کے کام کی کثرت سے خوب واقف ہیں - اگر اور کچھ نہ ہوتا تو کم از کم ایک ہیڈ پیر دیشنری مدد کے لئے بھجدیتے تاہم مجھے ان کی واپسی سے امید کرنی چاہئے کہ وہ جلد تر انتظام کر دینگے + ایسا ہی ڈاکخانہ کے مکان کے متعلق بھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے ۶ - جون کے بعد غالبًا ڈاکخانہ کے لئے کوئی مکان نہ ہوگا - موجودہ کرایہ دو روپیہ ماہوار پر کسی موزوں اور مناسب مکان کا ملنا قطعی ناممکن ہے۔

ایک اور توجہ طلب امر

میں جناب خلیفہ فضل حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات امرتسر ڈویژن کی توجہ اس امر پر بھی معطوف کرانی چاہتا ہوں کہ میرے عزیز ہمعصر البدر کی ڈاک کا جو کیس ایک عرصہ سے فیصلہ کے لئے گیا ہوا ہے ابتک اسکا کوئی فیصلہ نہیں ہوا - منی آرڈر وغیرہ کے نہ ملنے کی وجہ سے ان رقوم کا اندراج البدر کے کاغذات میں نہ ہونے کی وجہ سے اخبار کے کاروبار میں ایک روک ہو رہی ہے - اور حساب درست نہیں ہو سکتا - علاوہ بریں اسقدر عرصہ تک معرض التوا میں پڑے رہنے کیوجہ سمجھ میں نہیں آتی - معاملہ بالکل صاف ہے۔ جسکے فیصلہ کے لئے ایک لمبے عرصہ کی ضرورت نہیں ہو سکتی - امید کی جاتی ہے کہ میرے اس نوٹ کے بعد بہت جلد یہ معاملہ فیصل کر دیا جائیگا۔

مریضو! مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مجربات سے فائدہ اٹھاؤ

میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے ایک شفاخانہ کھولنا چاہا ہے جسمیں اصول صحت کی خلاف ورزی کیوجہ سے جو لوگ دکھ اٹھا رہے ہوں انسے بقدر طاقت ہمدردی کروں۔ میں نے دنیا کا سفر کیا ہے نہ مجھے کسی سادھو اور سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے ہاں مجھے ایک فخر حاصل ہے جو میری رائے میں بہت ہی کم مشتہرین کو حاصل ہوگا۔ اور وہ یہ ہے:- کہ سالہا سال سے میں مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی کے مطب میں انکے ماتحت اور نگرانی میں ہر قسم کے مریضوں کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم سے کرتا رہا ہوں۔ اور اب تک بھی مجھے یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت کے ساتھ بیرونی مریضوں کی خط و کتابت اور ان کے لئے نسخہ جات کا تجویز کرنا بھی میرے ہی سپرد ہے۔ پس جو لوگ حضرت حکیم الامتہ کے طریق علاج اور آپکی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہیں اور میں جانتا ہوں پنجاب میں کوئی جگہ ہوگی جہاں ایسے واقف کار موجود نہوں ان کے لئے اتنا ہی کہدینا کافی ہے میرے تجربہ اور اس دعوے کی تصدیق خود مولانا ممدوح کی تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ اور اب جو میں نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اسمیں بھی میرا معمول یہی ہوگا کہ امراض عامہ جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتے ہیں کا علاج تو ان ہزارہا تجربہ شدہ اور مجرب نسخوں کے ذریعہ ہوگا جو مولوی صاحب کے مطب میں ہمیشہ مستعمل ہوتے ہیں اور خاص اور قابل غور امراض میں مولوی صاحب ممدوح کے مشورہ سے یہ نسخہ جات تجویز ہوا کریں گے۔ اس بنا پر یہ شفاخانہ جسکا نام شفاخانہ فضل رحمانی رکھا گیا ہے میں نے قادیان میں کھولدیا ہے۔ اس شفاخانہ کے ذریعہ سے ایک عظیم الشان کام بھی کرنا مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامتہ کی طبی تحقیقات اور مجربات کو جو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری۔ اور ہر قسم کے جدید تجربوں پر مشتمل ہے بذریعہ رسالجات یا کتب کے شایع کیا جاوے۔

(لاکھ شہادت کی ایک شہادت)

میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمن میرے تجارب سے واقف ہے اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم اور دق میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لیگا تو اسکو خود بھی اور اس کے باعث بہت لوگوں کو نفع پہونچیگا۔ الٰہی میرا گمان سچ ہو۔ آمین۔ نورالدین۔

سرمہ زنگاری۔ حاذق طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا ہزارہا مریضوں پر آزمایا ہوا۔ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں خصوصاً جالا۔ دھندھ۔ سبل ... آنکھوں سے پانی کا زیادہ آنا ... وغیرہ کے لئے مفید قیمت فی تولہ عہ۔ **آتشک کی گولیاں** قیمت فی ڈبیا ۱۲ مرہم آتشک فی ڈبیا ۸ **سفوف جریان** (مرد کو ہو یا عورت کو) چند دن کے استعمال سے مفید ثابت ہوگا۔ فی تولہ عہ۔ **سفوف سوزاک۔** قیمت سات خوراک کیلئے ۸ **حبوب باؤگولہ۔** یہ گولیاں امراض ... (باؤگولہ) میں ... عورتیں عموماً اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں ... ان گولیوں کے استعمال سے بہت فایدہ ہوتا ہے قیمت فی ڈبیا عہ **عرق عشبہ** قیمت فی شیشی عہ **حب طحال** قیمت فی ڈبیا ۱۲ **کھانسی کی گولیاں۔** قیمت فی ڈبیا ۸ **حبوب بواسیر** قیمت فی ڈبیا عہ **روغن تسمیم** قیمت فی شیشی عہ۔ **بال اڑانیکا پوڈر۔** فی ڈبیا ۳ **حب ضیق النفس** قیمت فی ڈبیا عہ۔ **دوائی ناسور۔** قیمت فی ڈبیا ... **حبوب ہاضم۔** ... اور دیگر امراض معدہ کیلئے ازحد مفید ہیں۔ قیمت فی ڈبیا ... **روغن دافع امراض گوش** قیمت فی شیشی ... **مرض اٹھرا کی مجرب دوائی۔** یہ دوائی حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب کی آزمائی ہوئی اور خوب تجربہ کی ہوئی ہے ...

مرا برف بارید بر پر زاغ + نشاید چو بلبل تماشائے باغ

واقعی بڑھاپا دنیاوی خوشیوں کا خاتمہ ہے اور خاصکر جنکے اولاد نہو انکا بڑھاپا تو غضب ڈھاتا ہے اب بھی گر آپ بوڑھاپے کی حد تک پہونچ گئے ہوں تو مفصلہ ذیل غور سے پڑھیں:۔ **شاہی خضاب** رنگ تیل بالوں کے لگایا جاتا ہے بالوں کو دو منٹ میں سیاہ بہنور کر دیتا ہے نہ جلد پر داغ دیتا ہے اور نہ بالوں کو سخت کرتا ہے قیمت عہ۔ **روح افزا**۔ نامردی سستی لاولدی ضعف باہ درد دماغ جریان درد کمر کیواسطے اکسیر ہے پیر کو نوجوان اور نوجوان کو پہلوان بناتا ہے قیمت تین روپیہ فی شیشی۔ **روح النسا** حیض بقاعدہ کم یا زیادہ دیر سے ہو یا جلدی ... یا بالکل نہ ہو یا لاولدی ہو یا ... سوزش ہو غرضیکہ عورتوں کی سب بیماریوں کیواسطے مجرب ہے قیمت تین روپے فی شیشی **فرانسیسی گلگونہ**۔ چہرہ سے جھریاں۔ چھائیاں۔ سیاہ داغ وکیل وغیرہ دور کر کے خوبصورت دکھلا بناتا ہے خوبصورتی کیواسطے لازمی ہے قیمت ایک روپیہ۔ **گولیاں و روغن**:۔ انکے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں اگر کچھ سفید ہو گئے ہوں تو بھی سیاہ ہو جاتے ہیں اور پھر ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں قیمت دو روپے **بال اڑانیکا تیل**۔ بلا کسی تکلیف و خارش دو منٹ میں نازک سے نازک جگہ کے بال بھی دور ہوں قیمت ۸ فی شیشی **سرمہ ممیرا**:۔ دھند غباری۔ لالی۔ پڑبال۔ پانی جانا ابتدائی موتیا بند کیواسطے اکسیر ہے۔ قیمت ... روپیہ فی تولہ **بواسیر**۔ خونی۔ بادی۔ جدی یا آتشک سے ہو سکتے اگر ہوں تو بلا تکلیف گم۔ قیمت دو روپے۔ **دمہ**۔ کیسا ہی پرانا سخت دمہ ہو خواہ حکیم سب خراب ہو گئے ہوں تو ... شفا ہو قیمت تین روپے **دوائی آتشک** مجرب اکسیر قیمت تین روپے۔ **دوائی سوزاک** تیر بہدف تین روپے۔ خط و کتابت کا پتہ

ڈاکٹر کیسر سنگھ ایم اے بکرم ہسپتال فیروز پور شہر پنجاب

ہندوستان میں ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان بھر میں ایک لاثانی کمپنی ہے بمفصلہ ذیل وجوہات سے:۔ (۱) اسکا کل انتظام دیسیوں کے ہاتھ میں ہے (۲) اسکا سرمایہ دیسی کارخانوں اور تجارت میں لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فایدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیوں کے ہاتھ میں انتظام ہونے کی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملکی کمپنیوں کے مقابلہ میں بالکل کم ہے اور اسلئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہیں انکے پسماندگان کو بلا حیل و حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے خوب آگاہ ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہیں جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مدنظر رکھیگا تو وہ قایل ہو جائے گا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی میں نہیں کرانا چاہئے۔ آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچوں اور دیگر عزیزوں کے لئے ایک معقول رقم چھوڑ جانے کا انتظام کریں ہماری کمپنی کے پراسپکٹس کا سرکاری مطالعہ ہی آپ کو ہمارے دعویٰ کی صحت کا قایل کر دیگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھ بھیجئے پراسپکٹس مذکور آپکی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیج جاوے گا۔ **گیان چند منیجر و ایجنٹ ... ارنی۔** یا درخواستیں بنام لالہ ... رائے صاحب سکرٹری بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

عریضہ بجناب معلّی القاب حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ازخاکسار اکبر شاہ خان اکبر احمدی نجیب آبادی

پس از حمدِ خداوند و پس از توصیفِ پیغمبر
گذارش خدمتِ اقدس میں ہے اے شاہِ بحر و بر

بلاشک آپ عیسیٰ ہیں۔ ہیں بیشک آپ ہی مہدی
یقیناً کل جہان کے آپ ہی ہیں ہادی و رہبر

کہاں وہ عیسیٰ مریم کہاں اسلام کا عیسیٰ
وہ ہو سکتا نہیں رتبہ میں ہرگز آپ کا ہمسر

یہ سچ ہے آپ ہی سے رہ گئی اسلام کی عزت
نہیں تو ہو چکا تھا اب یہ شیرازہ بہت ابتر

نہیں کچھ جھوٹ آمین۔ آپ ہی کے دم سے ہے بیشک
یہ سب اسلام کی رونق یہ سرسبزی یہ کرّ و فر

اگر اسلام گلشن ہے تو اوسمین آپ ہیں بلبل
اگر ہے معرفت دریا تو اوس مین آپ ہیں گوہر

اگر ایمان کشتی ہے تو آپ اوسکے ہیں کشتی بان
طریقت ہے اگر گردون تو آپ اوسکے مہِ انور

گروہ احمدی کو آپ نے وہ مرتبہ بخشا
کہ رتبہ میں غلام احمدی سے کم ہے اسکندر

بلاشک غیر ممکن ہے۔ یہ ہو سکتا نہیں ہرگز
برابر آپ کے خدام کے ہوں طغرل و سنجر

نہیں دے سکتے ہرگز پاک کو ناپاک سے نسبت
نہیں ہو سکتی ہرگز خاک کو افلاک سے نسبت

وہ اندھے ہیں جہان میں اور نہایت سخت جاہل ہیں
جو منکر آپ کے ہیں اور آمادہ پر جو مائل ہیں

ادا حق کر چکے ہیں آپ تو تبلیغ کا۔ لیکن
وہ کیا سمجھینگے عقل و ہوش جنکے خود ہی زائل ہیں

تلے بیٹھے ہیں کیسے اشقیا تردید پر ابتک
مگر معلوم ہوتا ہے قیامت سے وہ غافل ہیں

ہزاروں ہی نشان دیکھے۔ مگر کیا کیجئے پھر بھی
نشان آسمانی کے جہالت سے وہ سائل ہیں

نشان زلزلہ دیکھا ہے۔ اور دیکھینگے بھی آخر
ہدایت کیا ہو اون کو گمرہی میں جو کہ کامل ہیں

ہوا ابطال باطل آپ ہی کی ذات سے بیشک
بھلا احقاق حق کیا اون سے ہو جو خود ہی جاہل ہیں

ہیں کتے اور گدھے بھی اونسے دنیا میں بہت اچھے
جو عقل و فہم سے عاری ہیں منصف ہیں نہ عادل ہیں

نہیں ہے فکر مطلق۔ ذاتِ والا ہم کو کافی ہے
بلا سے ہوں اگر دشمن ہمارے سب قبائل ہیں

ادہر کافی ہے مجھ جیسا بس اک خادم ہی حضرت کا
بشکل مولوی گر اوسطرف دس بیس جاہل ہیں

اگر کثرت شغالوں کی ہو اور شیروں کی قلت ہو
تو ہو سکتا نہیں شیروں پہ حاصل انکو نصرت ہو

بزرگوں کو تو میرے فخر تھا اپنی نجابت پر
بہت نازاں تھے وہ اپنی شرافت اور شجاعت پر

مگر ہے اونسے بڑھکر فخر مجھکو اس غلامی پر
کہ ہوں میں خادمِ حضرت فدا ہوں نامِ حضرت پر

کسی کو ہے بھروسہ اپنے روزوں اور نمازوں پر
ہے کوئی زہد پر نازاں کوئی نازاں عبادت پر

کسی کو ہے گھمنڈ اپنے ذکوٰۃ اور حج عمرے پر
مگر بے فکر ہوں میں آپ کی چشمِ عنایت پر

تعجب عام لوگوں کو دعاوی پر ہے حضرت کے
تماشا ہے کہ حیرت ہے مجھے خود اونکی حیرت پر

وہ جاہل جو کہ سرکش آپ سے ہیں سخت ظالم ہیں
مجھے آتا ہے رونا اور حسرت اون کی شامت پر

نہ دنیا کا مجھے غم ہے۔ نہ ڈر دنیا کے کتوں کا
نہ پروا کچھ عزیزوں کی۔ نہ حسرت اپنی عزت پر

میری ہمت نے کچھ دہشت نہیں کی اہل دنیا کی
خدا کیونکر نہ ہوگا پھر بھلا میری حمایت پر

یہ سر میرا جو ابتک رہ چکا ہے مخزنِ نخوت
تمنا ہے کہ قربان ہو یہ گردِ کفش حضرت پر

مجھے دارالامان میں اب بلا لیجیے میری حضرت
مجھے اس قیدِ غم سے اب چھڑا لیجیے میری حضرت

تمنا یہ خدا سے ہے دکھا دارالامان مجھ کو
نجیب آباد میں رہنا ہے اب قیدِ گران مجھ کو

تصور مجھکو اب دن رات حضرت ہی کا رہتا ہے
نہ کچھ پروا مجھے تن کی نہ کچھ پروائے جان مجھ کو

کسی کروٹ کسی پہلو میسر ہی نہیں راحت
جلائے ڈالتا ہے ہجر میں سوزِ نہان مجھ کو

دلِ بیتاب ہے سیماب کی مانند فرقت میں
سکون قلب حاصل ہی نہیں ہوتا ہے یاں مجھکو

ہزاروں میرے دشمن ہیں مگر پروا نہیں کچھ بھی
ڈرا سکتی نہیں ہرگز کوئی تیغ و سنان مجھکو

اگر میں خاک ہوں رتبہ میں وہ افلاک سے بڑھکر
غلاموں سے بھلا ہے آپکے نسبت کہاں مجھکو

جدائی کی نہیں اب تاب۔ دل بیتاب ہے میرا
بلا لو اپنی خدمت میں امام الانس و جان مجھکو

ہے وقتِ دستگیری۔ المدد اے عیسیٔ دوران
کیا ہے دردِ دل نے زور۔ پاکر ناتوان مجھکو

میں جاکر وہاں سے پھر واپس نہ لوٹوں التجا ہے یہ
نہ چھوڑوں قادیان کو میں نہ چھوڑے قادیاں مجھکو

دعا کیجے مرے حق میں مری پوری تمنا ہو
کہ دردِ دل اگر اچھا یہ ہو جائے تو اچھا ہو

اگر تسکین مجھے دیجے تو رنگِ روئے تاباں ہوں
پریشان گر مجھے کیجے تو میں زلفِ پریشان ہوں

بھلا فرمائیے تسکین ہو فرقت میں تو کیسے ہو
کہاں تک ہجر میں تڑپوں کہ آخر میں بھی انساں ہوں

ہزاروں آرزوئیں دفن ہیں اس خانۂ دل میں
براہِ استعارہ میں بھی اک گنجِ شہیداں ہوں

دعا کیجے۔ دعاؤں میں اثر دیدے خدا میری
فدا ہوں آپ پر جسدن سے معتوبِ عزیزاں ہوں

یہ مانا اب نہیں ہے وقتِ شمشیر و سنان ہرگز
مگر دشمن کے زخم دل کو میں مثلِ نمکداں ہوں

شرف حاصل ہوا بیعت کا مجھکو اونکی کوشش سے
میں اب مخدومِ ملت[۱] کا بہت ممنونِ احساں ہوں

بحقِ نورِ دین[۲] کیجے دعا میرے لئے حضرت
کہ روز و شب میں ہر جلسہ میں اونکا بھی ثناخواں ہوں

ہجومِ فکرِ دنیا بھی بہت کچھ روح فرسا ہے
مگر میں فکرِ عقبیٰ سے نہایت ہی پریشاں ہوں

نہ دنیا پاس ہے میرے نہ حاصل دین کی عشرت
غلامِ حضرتِ اقدس ہوں میں اسپر ہی نازاں ہوں

بس اب خاموش ہو اکبر سنا تو نے نہیں شاید
خموشی معنۓ دارد کہ در گفتن نمے آید

قصیدہ

در مدح حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ از طبعزاد یکے از خدام حضرت مسیح موعودؑ ۔ احقر محمد عبد اللہ المتخلص بہ محزون بوتالوی حال پٹواری نہر حلقہ مانگووال تحصیل و ضلع شاہ پور ۔ غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ۔

میرے دل کا بھی کر درمان میرے پیارے مسیح زمان
کہ ہے پکڑا ترا دامان مرے اے مہدیٔ دوران

میں ہو کر نا امید آیا ہوں بازارِ طبیبان سے
نہیں کوئی جانتا تجھ بن میرے اس درد کا درمان

سگِ در ہوں ترے در کا نہ کر دُر دُر ہٹا در سے
میرے احمد ترا در چھوڑ کر جاؤں بھلا میں کہاں

ارے او دلربا تو نے کشش کیسی لگائی ہے
کہ لاکھوں کرتے ہیں سو آرزو سے جان و دل قربان

ارے اے کرشن تو نے بنسری کیسی بجائی ہے
کہ نفخ صور سے تیرے ہوئے زندہ کئی بے جان

شرابِ معرفت سے مست اک عالم کیا تو نے
میرا بھی ساقیا بھر دے خدا کے واسطے پیمان

نہ پایا عطرِ ایمان ہم نے جز دکان تیری کے
لئے شیشہ پھرے ہم تو سبھی بازارِ عطاران

کئی مخفی حقائق اور معارف تھے جو قرآن میں
وہ سب تو نے کئے ظاہر مرے اے کاشفِ قرآن

نبی کی اور مرسل کی مجدد اور محدث کی
ضرورت کچھ نہ تھی ہوتا سمجھنا اسکا گر آسان

جو ہیں نا آشنا رحمان سے وہ قرآن کو کیا سمجھیں
وہی اسکو سمجھتا ہے جو ہوئے بندۂ رحمان

بناتا ہے جو کل کوئی وہی اسکو چلاتا ہے
نہ بتلائے وہ گر اسکو رہیں سب ششدر و حیران

ارے لوگو محبت ہے اگر کچھ تمکو قرآن سے
تو سن لو غور کر کے جو سناتا ہے امام زمان

ارے اے بے نصیبو بھاگتے ہو دور کیوں اس سے
وہ اپنا ہے نہ بیگانہ مگر تم لوگ ہو نادان

ہماری خوش نصیبی تھی کہ اس مامور کے آباء
بسے تھے ہند میں آ چھوڑ کر پیارا وطن ایران

کرتا یہ شخص ہو مصداق آنحضرتؐ کے فرمان کا
کہ خوشبوئے ہمی آید مرا از طرف ہندستان

وہ تو ہی تہا کہ تیرہ[۱۳] سو برس پہلے تیری نسبت
سنا کر پیشگوئی چل دیا سردارِ ہر دو جہان

تیری ہی ہے یہ خوشبوئی میرے لے میرزا پیارے
کہ جسکے سامنے ہیں مات اب دنیا کی خوشبوئیان

ہمیں اک اور بھی ہے فخر آیا ہے وہ ہم میں سے
سناتا ہے ہمیں قرآن بتاتا ہے رہِ عرفان

بشر تو ہے وہ ہم سا ہی مگر درجہ میں بڑھکر ہے
نہ ہو کیونکر کہ ہو کر آیا ہے وہ مہدیٔ دوران

پرانا یا نیا کوئی نبی بن کر اگر آتا
تو ہم کو چھوڑنا پڑتا یہ پیارا دین اور قرآن

[۱] حضرت اقدس مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی۔ [۲] حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب - ایڈیٹر

[illegible]

نوٹ:- اس نظم کے مضمون سے صرف نظر کر کے شاعر کی محبت و اخلاص کی خاطر اسے درج کر دیا ہے - امید ہے کہ ناظرین خذ ما صفا پر عمل کر لیں - ایڈیٹر۔

تفسیر القرآن حضرت مسیح الزمان

(تفسیر سورۃ فاتحہ بصورت دیگر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین - الرحمن الرحیم
ملک یوم الدین - ایاک نعبد و
ایاک نستعین - اھدنا الصراط
المستقیم - صراط الذین انعمت علیھم -
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین -
آمین

ترجمہ - خدا جسکا نام اللہ ہے تمام اقسام تعریفوں کا مستحق ہے - اور ہر ایک تعریف اوسی کی شان کے لائق ہے کیونکہ وہ رب العالمین ہے - وہ رحمان ہے - وہ رحیم ہے - وہ مالک یوم الدین ہے - ہم (اے صفات کاملہ والے) تیری ہی پرستش کرتے ہین - اور مدد بھی تجہہ سے ہی چاہتے ہین - ہمین وہ سیدہی راہ دکہلا جو ان لوگون کی راہ ہے جنپر تیرا انعام ہے - اور اون راہون سے بچا جو اُن لوگون کی راہین ہین جنپر تیرا غضب طاعون وغیرہ عذابون سے دنیا ہی مین وارد ہوا اور نیز اُن لوگون کی راہون سے بچا کہ جنپر اگرچہ دنیا مین کوئی عذاب وارد نہین ہوا مگر اُخروی نجات کی راہ سے وہ دور جا پڑے ہین اور آخر عذاب مین گرفتار ہونگے -

اب واضح رہے کہ یہ سورۃ قرآن شریف کی پہلی سورۃ ہے جس کا نام سورہ فاتحہ ہے کیونکہ ابتدا اس سے ہے اور اس کا نام **ام الکتاب** بھی ہے کیونکہ قرآن شریف کی تمام تعلیم کا اس مین خلاصہ اور عطر موجود ہے - اور اس سورۃ مین ہدایت پانے کے لئے ایک دعا سکہلائی گئی ہے تا معلوم ہو کہ فیض ربانی حاصل کرنے کے لئے دعا کرنا ضروری ہے - اور اس سورۃ کو الحمد للہ سے شروع کیا گیا ہے جس کے یہ معنے ہین کہ ہر ایک حمد اور تعریف اُس ذات کیلئے مسلّم ہے - جس کا نام اللہ ہے اور اس فقرہ الحمد للہ سے اسلئے شروع کیا گیا کہ اصل مطلب یہ ہے کہ خدا تعالے کی عبادت روح کے جوش اور طبیعت کی کشش سے ہو اور ایسی کشش جو عشق اور محبت سے بھری ہوئی ہو ہرگز کسی کی نسبت پیدا نہین ہو سکتی جب تک یہ ثابت ہو کہ وہ شخص ایسی کامل خوبیون کا جامع ہے جنکے ملاحظہ سے بے اختیار دل تعریف کرنے لگتا ہے - اور یہ تو ظاہر ہے کہ کامل تعریف دو قسم کی خوبیون کی بنا پر ہوتی ہے - ایک کمال **حسن** اور ایک کمال **احسان**

اور اگر کسی مین دونون خوبیان جمع ہون پھر تو اوس کیلئے دل فدا اور شیدا ہو جاتا ہے - اور قرآن شریف کا بڑا مطلب یہی ہے کہ خدا تعالے کی دونون قسم کی خوبیان حق کے طالبون پر ظاہر کرے تا اوس بے مثل و مانند ذات کی طرف لوگ کہینچے جائین اور روح کے جوش اور کشش سے اوسکی بندگی کرین اس لئے پہلی سورۃ مین ہی یہ نہایت لطیف نقشہ دکہلانا چاہا ہے کہ وہ خدا جسکی طرف قرآن بلاتا ہے وہ کیسی خوبیان اپنے اندر رکہتا ہے - سو اسی غرض سے اس سورۃ کو الحمد للہ سے شروع کیا گیا جس کے یہ معنے ہین کہ سب تعریفین اوسکی ذات کے لئے لائق ہین - جسکا نام اللہ ہے اور قرآن کی اصطلاح کی رو سے اللہ اوس ذات کا نام ہے جس کی تمام خوبیان حسن و احسان کے کمال کے نقطہ پر پہونچی ہوئی ہون اور کوئی منقصت اوسکی ذات مین نہ ہو قرآن شریف مین تمام صفات کا موصوف صرف اللہ کے اسم کو ہی ٹھیرایا ہے تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اللہ کا اسم تب متحقق ہوتا ہے کہ جب تمام صفات کاملہ اس مین پائی جائین پس جبکہ ہر ایک قسم کی خوبی اسمین پائی گئی تو حسن اوسکا ظاہر ہے اسی حسن کے لحاظ سے قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ کا نور ہے جیسا کہ فرمایا ہے اللّٰہ نور السمٰوات والارض یعنی اللہ تعالے زمین و آسمان کا نور ہے - ہر ایک نور اوسی کے نور کا پرتو ہے -

اور احسان کی خوبیان اللہ تعالے مین بہت ہین جنمین سے چار بطور اصل الاصول ہین اور اونکی ترتیب طبعی کے لحاظ سے پہلی خوبی وہ ہے جسکو سورہ فاتحہ مین رب العالمین کے فقرہ مین بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالے کی ربوبیت یعنی پیدا کرنا اور کمال مطلوب تک پہونچانا تمام عالمون مین جاری و ساری ہے - یعنی عالم سماوی اور عالم ارضی اور عالم اجسام اور عالم ارواح اور عالم جواہر اور عالم اعراض اور عالم حیوانات اور عالم نباتات اور عالم جمادات اور دوسرے تمام قسم کے عالم اوسکی ربوبیت سے پرورش پا رہے ہین یہانتک کہ خود انسان پر ابتدا نطفہ ہونے کی حالت سے یا اُس سے پہلے بہی جو جو عالم موت تک یا دوسری زندگی کے زمانہ تک آتے ہین وہ سب چشمہ ربوبیت سے فیض یافتہ ہین - پس ربوبیت الٰہی بوجہ اس کے کہ وہ تمام ارواح و اجسام و حیوانات و نباتات و جمادات وغیرہ پر مشتمل ہے فیضان اعم سے موسوم ہے کیونکہ ہر ایک موجود اس سے فیض پاتا ہے اور اوسی کے ذریعہ سے ہر ایک چیز وجود پذیر ہے - ہان البتہ ربوبیت الٰہی اگرچہ ہر ایک موجود کی موجد اور ہر ایک ظہور پذیر چیز کی مربی ہے - لیکن بحیثیت احسان کے سب سے زیادہ فائدہ اس کا انسان کو پہونچتا ہے کیونکہ خدا تعالے کی تمام مخلوقات سے انسان فائدہ اُٹھاتا ہے - اسلئے انسان کو یاد دلایا گیا

ہے کہ تمہارا خدا رب العالمین ہے تا انسان کی امید زیادہ ہو اور یقین کرے کہ ہمارے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کی قدرتین وسیع ہین اور طرح طرح کے عالم اسباب ظہور مین لا سکتا ہے - دوسری خوبی خدا تعالیٰ کی جو دوسرے درجہ کا احسان ہے جسکو فیضان عام سے موسوم کر سکتے ہین رحمانیت ہے - جسکو سورہ فاتحہ مین الرحمن کے فقرہ مین بیان کیا گیا ہے - اور قرآن شریف کی اصطلاح کی رو سے خدا تعالے کا نام رحمن اس وجہ سے ہے کہ اوس نے ہر ایک جاندار کو جنمین انسان بہی داخل ہے اُسکے **مناسب حال** صورت اور سیرت بخشی یعنی جس طرز کی زندگی اوس کے لئے ارادہ کی گئی اُس زندگی کے مناسب حال جن قوتون اور طاقتون کی ضرورت تہی یا جس قسم کی بناوٹ جسم اور اعضا کی حاجت تہی وہ سب اوسکو عطا کئے اور پہر اوسکی بقا کیلئے جن جن چیزون کی ضرورت تہی وہ اوس کے لئے مہیا کین - پرندون کیلئے پرندون کے مناسب حال - اور چرندون کیلئے چرندون کے مناسب حال - اور انسان کے لئے انسان کے مناسب حال طاقتین عنایت کین اور صرف یہی نہین بلکہ ان چیزون کے وجود سے ہزار برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی و ارضی کو پیدا کیا تا وہ ان چیزون کے وجود کی محافظ ہو - پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خدا تعالے کی رحمانیت مین کسی کے عمل کا دخل نہین - بلکہ وہ رحمت محض ہے جسکی بنیاد ان چیزون کے وجود سے پہلے ڈالی گئی ہان انسان کو خدا تعالے کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے - کیونکہ ہر ایک چیز اوسکی کامیابی کے لئے قربان ہو رہی ہے - اسلئے انسان کو یاد دلایا گیا کہ تمہارا خدا رحمان ہے - تیسری خوبی خدا تعالے کی جو تیسرے درجہ کا احسان ہے رحیمیت ہے جسکو سورہ فاتحہ مین الرحیم کے فقرہ مین بیان کیا گیا ہے - اور قرآن شریف کی رو سے خدا تعالے رحیم اوس حالت مین کہلاتا ہے جبکہ لوگون کی دعا اور تضرع اور اعمال صالحہ کو قبول فرما کر آفات اور بلاؤن اور تضییع اعمال سے انکو محفوظ رکہتا ہے - یہ احسان دوسرے لفظون مین فیض خاص سے موسوم ہے اور صرف انسان کی نوع سے مخصوص ہے دوسری چیزون کو خدا نے دعا اور تضرع اور اعمال صالحہ کا ملکہ نہین دیا مگر انسان کو دیا ہے انسان حیوان ناطق ہے اور اپنی نطق کے ساتھہ بہی خدا تعالے کا فیض پا سکتا ہے - دوسری چیزون کو نطق عطا نہین ہوا - پس اسجگہ سے ظاہر ہے کہ انسان کا دعا کرنا اس کی انسانیت کا ایک خاصہ ہے جو اسکی فطرت مین رکہا گیا ہے - اور جسطرح خدا تعالے کی صفات ربوبیت اور رحمانیت سے فیض حاصل ہوتا ہے اسی طرح صفت رحیمیت سے بہی ایک فیض حاصل ہوتا

ہے - صرف فرق یہ ہے کہ ربوبیت اور رحمانیت کی صفتین دعا کو نہین چاہتین کیونکہ وہ دونون صفات انسان سے خصوصیت نہین رکہتین اور تمام پرند چرند کو اپنے فیض سے مستفیض کر رہی ہین بلکہ صفت ربوبیت تو تمام حیوانات اور نباتات اور جمادات اور اجرام ارضی و سماوی کو فیض رسان ہے اور کوئی چیز اوس کے فیض سے باہر نہین - برخلاف صفت رحیمیت کے کہ وہ انسان کے لئے ایک خلعت خاصہ ہے اور اگر انسان ہو کر اوس صفت سے فائدہ نہ اوٹہاوے تو گویا ایسا انسان حیوانات بلکہ جمادات کے برابر ہے - جبکہ خدا تعالے نے فیض رسانی کی چار صفتین اپنی ذات مین رکہی ہین اور رحیمیت کو جو انسان کی دعا کو چاہتی ہے خاص انسان کے لئے مقرر فرمایا ہے - پس اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالے مین ایک قسم کا وہ فیض ہے جو دعا کرنے سے وابستہ ہے اور بغیر دعا کے کسی طرح مل نہین سکتا یہ سنت اللہ اور قانون الٰہی ہے جس مین تخلف جائز نہین - یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اُمتون کے لئے ہمیشہ دعا مانگتے رہے - توریت مین دیکہو کہ کتنی دفعہ بنی اسرائیل خدا تعالی کو ناراض کر کے عذاب کے قریب پہونچ گئے اور پہر کیونکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا اور تضرع اور سجدہ سے وہ عذاب ٹلگیا حالانکہ بار بار وعدہ بہی ہوتا رہا کہ مین اون کو ہلاک کر دون

اب ان تمام واقعات سے ظاہر ہے کہ دعا محض لغو امر نہین ہے اور نہ صرف ایسی عبادت جسپر کسی قسم کا فیض نازل نہین ہوتا - یہ اون لوگون کے خیال ہین کہ جو خدا تعالے کا وہ قدر نہین کرتے جو حق قدر کرنے کا ہے اور نہ خدا کی کلام کو نظر عمیق سے سوچتے ہین اور نہ قانون قدرت پر نظر ڈالتے ہین - حقیقت یہ ہے کہ دعا پر ضرور فیض نازل ہوتا ہے - جو ہمین نجات بخشتا ہے اسی کا نام **فیض رحیمیت** ہے جس سے انسان ترقی کرتا جاتا ہے اسی فیض سے انسان ولایت کے مقامات تک پہونچتا ہے - اور خدا تعالے پر ایسا یقین لاتا ہے کہ گویا آنکہون سے دیکہہ لیتا ہے - مسئلہ شفاعت بہی صفت رحیمیت کی بنا پر ہے - خدا تعالیٰ کی رحیمیت نے ہی تقاضا کیا کہ اچہے آدمی برے آدمیون کی شفاعت کرین -

چوتھا احسان خدا تعالے کا جو قسم چہارم کی خوبی ہے جسکو فیضان اخص سے موسوم کر سکتے ہین مالکیت یوم الدین ہے جسکو سورہ فاتحہ مین فقرہ مالک یوم الدین مین بیان فرمایا گیا

اور اس مین اور صفت رحیمیت مین یہ فرق ہے کہ
رحیمیت مین دعا اور عبادت کے ذریعہ سے کامیابی
کا استحقاق قایم ہوتا ہے۔ اور صفت مالکیت
یوم الدین کے ذریعہ سے وہ ثمرہ عطا کیا جاتا ہے
اسکی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے ایک انسان گورنمنٹ
کا ایک قانون یاد کرنے مین محنت اور جدوجہد کرکے
امتحان دے اور پھر اوس مین پاس ہو جاوے۔
پس رحیمیت کے اثر سے کسی کامیابی کے
استحقاق پیدا ہو جانا پاس ہو جانے سے مشابہ ہے۔
اور پھر وہ چیز یا وہ مرتبہ میسر آجانا جسکے لئے پاس
ہوا تھا اس حالت سے مشابہ ہے۔ انسان کا فیض
پانے کی وہ حالت ہے جو پرتوہ صفت مالکیت
یوم الدین سے حاصل ہوتی ہے۔ ان دونون صفتون
رحیمیت اور مالکیت یوم الدین مین یہ اشارہ ہے
کہ فیض رحیمیت خدا تعالے کے رحم سے حاصل ہوتا
ہے۔ اور فیض مالکیت یوم الدین خدا تعالے کے
فضل سے حاصل ہوتا ہے۔ اور مالکیت یوم الدین
اگرچہ وسیع اور کامل طور پر عالم معاد مین متجلی
ہوگی مگر اس عالم مین بھی اس عالم کے دائرہ
کی موافق یہ چارون صفتین تجلی کر رہی ہین۔
ربوبیت عام طور پر ایک فیض کی بنا ڈالتی ہے
اور رحمانیت اوس فیض کو جاندارون مین کہلے کہلے
طور پر دکھلاتی ہے اور رحیمیت ظاہر کرتی ہے
کہ وہ ممتد فیض کا انسان پیاسا کر
مانگ رہا ہے — اور انسان وہ جانور ہے
جو فیض کو نہ صرف حال سے بلکہ منہ سے مانگتا
ہے اور مالکیت یوم الدین فیض کا آخری ثمرہ
بخشتی ہے۔ یہ چارون صفتین دنیا مین ہی کام کر رہی
ہین مگر چونکہ دنیا کا دائرہ نہایت تنگ ہے اور
نیز جہل اور بے خبری اور کم نظری انسان کے شامل
حال ہے اسلئے یہ نہایت وسیع دائرے صفات
صفات اربعہ کے اس عالم مین ایسے چھوٹے نظر آتے
جیسے بڑے بڑے گولے ستارون کے دور سے
صرف نقطے دکھائی دیتے ہین۔ لیکن عالم معاد مین
پورا نظارہ ان صفات اربعہ کا ہوگا۔ اس لئے
حقیقی اور کامل طور پر یوم الدین وہی ہوگا جو عالم معاد
ہے۔ اس عالم مین ہر ایک صفت ان صفات اربعہ
مین سے دوہری طور پر اپنی شکل دکھائیگی یعنی
ظاہری طور پر اور باطنی طور پر اس لئے اسوقت یہ
چار صفتین آٹھ صفتین معلوم ہونگی۔ اسی کیطرف
اشارہ ہے جو فرمایا گیا ہے کہ اس دنیا مین چار فرشتے
خدا تعالے کا عرش اٹھا رہے ہین اور اُسدن آٹھ
فرشتے خدا تعالے کا عرش اُٹھائینگے۔ یہ استعارہ
کے طور پر کلام ہے چونکہ خدا تعالے کی ہر صفت کے
مناسب حال ایک فرشتہ بھی پیدا کیا گیا ہے اس لئے
چار صفات کے متعلق چار فرشتے بیان کئے گئے۔ اور جب
آئندہ صفات کی تجلی ہوگی تو اُن صفات کے ساتھ آٹھ
فرشتے ہونگے۔ اور چونکہ یہ صفات الوہیت کی ماہیت
کو ایسا اپنے پر لئے ہوئے ہین کہ گویا اوسکو اوٹھا رہے
ہین اسلئے استعارہ کے طور پر اٹھانے کا لفظ بولا گیا ہے
ایسے استعارات لطیفہ خدا تعالے کی کلام مین بہت
ہین جنمین روحانیت کو جسمانی رنگ مین دکھایا گیا ہے
غرض خدا تعالے مین یہ چار صفات عظیمہ ہین جنپر
ہر ایک مسلمان کو ایمان لانا چاہئے اور جو شخص دعا
کے ثمرات اور فیض سے انکار کرتا ہے گویا وہ بجائے
چار صفتون کے صرف تین صفتون کو مانتا ہے۔

اب واضح رہے کہ اللہ جل شانہ نے سورہ فاتحہ
مین الحمد للہ کے بعد ان صفات اربعہ کو چار چشمہ
فیض قرار دیکر اس سورۃ کے مابعد کی آیتون مین
بطور لف و نشر مرتب ہر ایک چشمہ سے فیض مانگنے
کیطرف اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ فقرہ
الحمد للہ سے فقرہ مالک یوم الدین تک پانچ جدا جدا
امر ہین (۱) ایک الحمد للہ (۲) دوسرے رب العالمین
(۳) تیسرے الرحمن (۴) چوتھے الرحیم (۵) مالک
یوم الدین۔ اور مابعد کے پانچ فقرے ان پانچون
کے لحاظ سے بصورت لف و نشر مرتب انکے مقابل
پر واقع ہین۔ جیسا کہ فقرہ ایاک نعبد فقرہ
الحمد للہ کے مقابل پر ہے۔ جس سے یہ اشارہ ہے
کہ عبادت کے لائق وہی ذات کامل الصفات ہے
جسکا نام اللہ ہے اور فقرہ ایاک نستعین فقرہ
رب العالمین کے مقابل پر واقع ہے جس سے
یہ اشارہ مقصود ہے کہ سرچشمہ ربوبیت سے جو ایک
نہایت عام سرچشمہ ہے ہم مدد طلب کرتے ہین کیونکہ
بغیر خدا تعالے کے فیض ربوبیت کے ظاہری یا باطنی
طور پر نشو و نما پانا یا کوئی پاک تبدیلی حاصل کرنا اور
روحانی پیدایش سے حصہ لینا امر محال ہے۔ اور فقرہ
اھدنا الصراط المستقیم فقرہ الرحمن
کے مقابل پر واقع ہے اور اھدنا الصراط
المستقیم کا ورد کرنے والا الرحمن کے چشمہ سے
فیض طلب کرتا ہے کیونکہ ہدایت پانا کسی کا حق
نہین ہے بلکہ محض رحمانیت الٰہی سے یہ دولت
حاصل ہوتی ہے۔ اور فقرہ صراط الذین
انعمت علیہم فقرہ الرحیم کے مقابل پر واقع
ہے اور صراط الذین انعمت علیہم کا ورد کرنیوالا چشمہ
الرحیم سے فیض طلب کرتا ہے کیونکہ اوس کے یہ معنے
ہین کہ اے دعاؤن کو رحم خاص سے قبول کرنیوالے
اون رسولون اور صدیقون اور شہیدون کی راہ
ہمین دکھلا جنہون نے دعا اور مجاہدات مین مصروف
ہوکر تجھ سے انواع و اقسام کے معارف اور حقائق
اور کشوف اور الہامات کا انعام پایا اور دائمی دعا اور
تضرع اور اعمال صالحہ سے معرفت تام تک پہونچ گئے۔
اور فقرہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
فقرہ مالک یوم الدین کے مقابل پر واقع ہے اور
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا ورد کرنیوالا چشمہ
مالک یوم الدین سے فیض طلب کرتا ہے اور اسکے یہ
معنے ہین کہ اے جزا و سزا کے دن کے مالک ہمین اس سزا
سے بچا کہ ہم دنیا مین یہودیون کی طرح طاعون وغیرہ
بلاؤن مین تیرے غضب کی وجہ سے مبتلا ہون یا نصاریٰ
کیطرح نجات کی راہ گم کرکے آخرت مین عذاب کے
مستحق ہون اس آیت مین نصاریٰ کا نام ضالین
اسلئے رکھا ہے کہ دنیا مین اونپر کوئی غضب الٰہی کا عذاب
نازل نہین ہوا صرف وہ لوگ اُخروی نجات کی راہ
گم کر بیٹھے ہین اور آخرت مین قابل مواخذہ ہین۔
مگر یہود کا نام مغضوب علیہم اسواسطے رکھا ہے کہ یہود
پر دنیا مین ہی شامت اعمال سے بڑے بڑے عذاب
نازل ہوئے ہین منجملہ اون کے عذاب طاعون ہے
چونکہ یہود نے خدا تعالے کے پاک نبیون اور راستباز
بندون کی صرف تکذیب نہین کی بلکہ بہتون کو انمین سے
قتل کیا یا قتل کا ارادہ کیا اور بدزبانی سے بھی بہت تکلیفین
پہنچاتے رہے اسلئے غیرت الٰہی نے بعض اوقات جوش
مین آکر انکو طرح طرح کے عذابون مین مبتلا کیا۔ بسا
اوقات* وہ یہودی طاعون کے عذاب سے مارے
گئے اور کئی دفعہ ہزارون اُنمین سے قتل کئے گئے اور
یا اسیر ہوکر دوسرے ملکون مین نکالے گئے۔ غرض وہ
حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ہمیشہ مغضوب علیہم
رہے۔ چونکہ اللہ تعالے جانتا تھا کہ یہ ایک بڑی قوم
ہے اسلئے توریت مین اکثر دنیا کے عذابون سے انکو
ڈرایا گیا تھا۔ غرض انپر ہولناک طور پر خدا تعالیٰ کا
غضب نازل ہوتا رہا کیونکہ وہ لوگ خدا تعالے کے
نیک بندون کو ہاتھ اور زبان سے دکھ دیتے تھے اسی
وجہ سے دنیا مین ہی انپر غضب بھڑکا تا وہ اون لوگون
کے لئے نمونہ عبرت ہون کہ جو آئندہ کسی زمانہ مین
خدا کے مامورون اور راستباز بندون کو عمداً دکھ دین
اور انکو ستاوین اور اون کے قتل کرنے یا ذلیل کرنے
کے لئے بدارادے دلمین رکھین۔ سو اس دعا کے
سکھلانے مین درپردہ اسبات کی طرف بھی اشارہ
ہے کہ تم یہودیون کے خلق اور خو سے باز رہو اور اگر کوئی
مامور من اللہ تمین پیدا ہو تو یہودیونکی طرح اُسکی ایذا اور
توہین اور تکفیر مین جلدی نکرو ایسا نہو کہ تم سچے کو جھوٹا
ٹھہرا کر اور ہر طرح طرح کے دکھ اُسکو دیکر اور بدزبانی
سے اوسکی آبروریزی کرکے یہودیونکی طرح مورد غضب الٰہی
ہو جاؤ لیکن افسوس کہ اس امت کے لوگ بھی ہمیشہ
ٹھوکر کھاتے رہے اور انھون نے بدقسمت یہودیونکے
قصون سے کوئی عبرت حاصل نہین کی۔ یہ کیسی عبرت
پکڑنے کی بات تھی کہ یہودیونکو ایلیا نبی کے واپس
آنیکا وعدہ دیا گیا تھا اور لکھا گیا تھا کہ جبتک ایلیا نبی دوبارہ
دنیا مین نہ آوے مسیح نہین آئیگا۔ لیکن یہود نے کتب مقدسہ کے نصوص
کے ظاہر معنے پر زور دیکر یہ عقیدہ اجماعی قایم کیا اور حقیقت
ایلیا نبی کا ہی دوبارہ دنیا مین آنا ضروری ہے۔ اسی عقیدہ
کی رو سے وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو قبول نکر سکے
اور یہ حجت پیش کی کہ ایلیا ابتک وعدہ کے موافق دوبارہ
دنیا مین نہین آیا پھر مسیح کیسے آگیا۔ اس ظاہر پرستی کے
وہ بڑی مصیبت مین پڑے اور درحقیقت انکی تمام
بدبختی کی یہی جڑ تھی کہ انھون نے کتاب مقدس کے ایک
استعارہ کو حقیقت پر حمل کیا اور انکے تمام علماء کا اسپر
اتفاق ہو گیا کہ مسیح نبی اللہ سے پہلے ایلیا کا دوبارہ دنیا
مین آنا ضروری ہے اور اس تاویل پر انھون نے ٹھٹھا
کیا کہ ایلیا سے مراد یوحنا یعنے یحییٰ نبی ہے جو اپنے اندر ایلیا
کی خو اور طبیعت رکھتا ہے۔ اور کہا کہ اگر یہ مطلب تھا
کہ ایلیا نبی دنیا مین واپس نہین آئیگا بلکہ اوسکا مثیل آئیگا
تو خدا نے پیشگوئی مین یون کیون نہ فرمایا کہ مسیح سے پہلے
ایلیا کا مثیل آئیگا* غرض اس طرح پر اُنکے دل سخت
ہو گئے اور ایک راستباز کو کذاب اور کافر اور ملحد قرار دیا۔
اسی شامت سے وہ غضب الٰہی کے مورد ہو کر سخت سخت
عذابون مین مبتلا ہوئے۔ اسلام مین بھی یہودی صفت
لوگون نے یہی طریق اختیار کیا اور اپنی غلط فہمی پر اصرار
کرکے ہر ایک زمانہ مین خدا کے مقدس لوگونکو تکلیفین
دین۔ دیکھو کیسے امام حسین رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ہزارون
نادان یزید کے ساتھ ہو گئے اور اوس امام معصوم کو ہاتھ
اور زبان سے دکھ دیا آخر بجز قتل کے راضی نہ ہوئے
اور پھر وقتاً فوقتاً ہمیشہ اس امت کے امامون اور
راستبازون اور مجددونکو ستاتے رہے اور کافر اور بے
دین اور زندیق نام رکھتے رہے۔ ہزارون صادق انکے
ہاتھ سے ستائے گئے اور نہ صرف یہ کہ انکا نام کافر رکھا بلکہ
جہانتک بس چل سکا قتل کرنے اور ذلیل کرنے اور قید کرانے
سے فرق نہین کیا۔ یہانتک کہ اب ہمارا زمانہ پہونچا اور
تیرھوین صدی مین جا بجا خود وہ لوگ یہ وعظ کرتے تھے
کہ چودھوین صدی مین امام مہدی یا مسیح موعود آئیگا۔
اور کم سے کم یہ کہ ایک بڑا مجدد پیدا ہوگا۔ لیکن جب
چودھوین صدی کے سر پر وہ مجدد پیدا ہوا اور نہ صرف
خدا تعالے کے الہام نے اوس کا نام مسیح موعود رکھا بلکہ
زمانہ کے فتن موجودہ نے بھی بزبان حال یہی فتویٰ
دیا کہ اوسکا نام مسیح موعود چاہئے تو اوسکی سخت تکذیب کی
اور جہانتک ممکن تھا اُسکو ایذا دی اور طرح طرح کے حیلون
اور مکرون سے اُسکو ذلیل اور نابود کرنا چاہا۔ اور اگر خدا
تعالے کے فضل سے گورنمنٹ برطانیہ کی اس ملک
ہند مین سلطنت نہوتی تو مدت سے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے
کرکے معدوم کر دیتے۔

*نوٹ:- یہ سب باتین اس کتاب مین لکھی ہین جو ایک یہودی
فاضل نے تالیف کی ہے۔ جو میرے پاس موجود ہے۔ منہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

میرٹھ کی جماعت نے باقاعدہ انجمن احمدیہ قایم کرلی ہے جو ایک عرصہ سے باضابطہ کام کرتی ہے سلسلہ عالیہ کی اشاعت مین سرگرم ہے مجھے مولوی عبدالرحیم صاحب فنانشل سکرٹری انجمن مذکور اطلاع دیتے ہین کہ انہون نے الوصیت ، الدعوت وغیرہ اشتہار ۴ ہزار طبع کرا کے شایع کئے ہین۔ اگر کوئی احمدی جماعت بغرض اشاعت منگوانا چاہے تو صرف ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتی ہے۔

بنگہ ضلع جالندہر کی جماعت مین میاں رحمت اللہ صاحب کو اللہ تعالےٰ نے ایک خاص جوش تبلیغ کا عطا کیا ہے اونہون نے سلسلہ عالیہ کی آنیوالی ضرورتون کیلئے اپنی تجویز پر مناسب چندہ کا انتظام کیا ہے غالباً بنگہ کی جماعت اس امر مین اپنی نظیر آپ ہوگی۔ اس جماعت نے یہ تجویز کی ہے کہ ہر وقت ایک مناسب رقم چندہ کی جمع رہے تاکہ جسوقت قادیان سے کسی وقتی ضرورت کی اطلاع ملے فوراً مناسب چندہ بھیجدیا جاوے۔

ایساہی اس جماعت نے یہ بھی انتظام کیا ہے کہ اپنے اپنے گھرون مین آٹے کے مٹکے رکھدئے ہین تاکہ ہر روز انمین کچھہ نہ کچھہ آٹا ڈالدیا جاوے اسطرح ہر ہفتہ وار ایک اچھی رقم جمع ہوجاتی ہے خدا تعالےٰ ہماری جماعتون کو ایسے نیک کامون کی توفیق دے آمین۔ بظاہر ایک آٹے کی چٹکی بے حقیقت شے نظر آئیگی لیکن مین یقیناً جانتا ہون کہ آج یہ آٹے کی چٹکیان بہی وہی درجہ رکہتی ہین جو کسی زمانے مین نہین نہین رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانہ مین مٹہی بھر جو رکہتے تہے جسطرح پر ایک زمانہ آیا کہ احد پہاڑ کے برابر سونا بے حقیقت ہوگیا ایساہی ایک زمانہ آنیوالا ہے جب یہ چٹکیان لاکہون روپیہ سے بڑہ کر قدر رکہنے والی ثابت ہونگی۔

بریلی سے ایک چہپا ہوا اشتہار میرے پاس آیا ہے جسکو پڑہ کر بدن کے رونگٹے کہڑے ہوتے ہین۔ یہ اشتہار سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین نے دیا ہے اس اشتہار کے چند فقرے مین الحکم کے ناظرین کو اسطرف توجہ دلانے کے لئے درج کرتا ہون کہ وہ وہان کے دوچار غریب احمدیون کے لئے نہایت دردِ دل سے دعا کرین۔

اس اشتہار مین لکہا ہے کہ ان لوگون سے میل جول رکہنا انکے ساتہہ کہانا پینا انکے پاس اُٹہنا بیٹہنا انکی سلام کرنا انکی موت حیات مین شریک ہونا اپنی موت وحیات مین انہین شریک کرنا غرض ان سے کوئی معاملہ ارتباط کا رکہنا سب خلاف خدا اور رسول و قرآن عظیم ہے جو ایسا کریگا اسپر اللہ کی لعنت اتریگی پھر لکہا ہے کہ نماز مین انہین امام کرنا وہ پہلے افعال تو حرام وکبیرہ وموجب استحقاق لعنت خدا وغضب قہار وعذاب نار ہی تہے یہہ وہ کام ہے جو والسنۃ ایسا کریگا خود کافر مرتد ملعون ہوجائیگا اسکی عورت اسکے نکاح سے نکل جائیگی اسکے بعد جو اولاد ہوگی حرامی ہوگی پھر آخر مین وصیت کی ہے کہ مسلمانو! اگر ایمان سلامت رکہنا اور اپنی عورتون سے نکاح قایم رہنا اور اپنی اولاد کا حلالی ہونا چاہتے ہو تو ان سے دور بہاگو! دور بہاگو دور بہاگو۔

اس اشتہار کے ذریعہ جسقدر گزند اور تکلیف احمدیون کو بریلی مین پہونچانے کا ارادہ اور منصوبہ کیا گیا ہے وہ صاف ظاہر ہے سقون۔ دہوبیون اور بہنگیون تک کو روکا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ملانون کیحالت پر رحم فرماوے۔ ایسی ہی سنگدل لوگ تہے جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی جماعت کو دکہہ دئے۔ مین بریلی کے احمدیون کو حضرت اقدس کا ایک شعر سنا دیتا ہون

> ملحد وکافر و دجال ہمین کہتے ہین
> نام کیا کیا غم ملت مین رکہایا ہمنے

وہ ان باتون کو سن کر ہرگز نہ گھبراوین یہہ مشکلات اور مصائب اللہ تعالےٰ کی نصرت کی جاذب ہین۔ یہہ قبولیت دعا کیلئے بطور کلید ہین خشوع وخضوع کیلئے ایک گر ہین خدا کا شکر ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی حکومت ہے ورنہ یہہ ظالم طبع مخالف ہمارے ساتہہ وہی کرتے جو کفار مکہ نے کیا تہا۔ انکے اس قسم کے فتوی مقامی حکام کی نظرون مین گندے ہونگے اور محض مقامی حکام کی اطلاع کیلئے اس فتوی کی ایک کاپی انکو بذریعہ ڈاک بہیجدینا کافی ہے۔ ایسی مصیبتون مین ہمارے امام کیطرف سے یہی ہدایت ہے کہ صبر اور استقامت سے کام لو۔ انکا مقابلہ نہ کرو۔ بلکہ تنہائی مین خدا تعالےٰ سے دعائین کرو۔

کپورتھلہ مین مسجد کے متعلق ایک مقدمہ چل رہا ہے

ولادت میرے مکرم بہائی منشی ذوالفقار علیخان صاحب انسپکٹر آبکاری میرٹھ کے ہان ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو بیٹا پیدا ہوا اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے مبارک کرے وہ اپنے باپ سے بہی بڑہکر ۱۲ کی حمایت اور نصرت کا جوش رکہنے والا ہو اور سچے مسلمان کا کامل نمونہ ہو بالآخر اللہ تعالےٰ خدمت دین مین اسکی عمر دراز کرے اور ہرقسم کے آفات ارضی وسماوی سے اسکو محفوظ رکہے آمین مین صدق دل سے اپنے مکرم بہائی کو اس مبارک تقریب پر مبارکباد دیتا ہون۔

قابل تقلید اظہار مسرت ـ مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب فنانشل سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ نے خانصاحب موصوف کے ساتہہ خاص اُنس ومحبت ہے اس تقریب سعید پر قابل تقلید اظہار مسرت کا طریق اختیار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انہون نے اپنے صرف سے میرٹھ کی لائبریری کو الحکم دینا منظور کیا ہے اور اسطرح الحکم کے ذریعہ اہالیان میرٹھ کو روحانی دعوت دی ہے۔

سلسلہ عالیہ ممالک غیر مین

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم اور اسی کے وعدہ کے موافق کہ مین تیری تبلیغ کو زمین کے کنارون تک پہونچاؤنگا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ ممالک غیر مین انگریزی میگزین کے ذریعہ خوب ہو رہی ہے اور مین سمجہتا ہون کہ وہ لوگ جنکے خرچ سے میگزین ولایت مین بہیجا جاتا ہے ایک عظیم الشان ثواب کے مستحق ہین۔ میگزین کی ناظرہ ایک لیڈی نے حال مین دو خط لکہے ہین جو میرے عزیز مہر بدر نے ترجمہ کرکے چہاپدئے ہین اس لحاظ سے کہ ان خطوط سے میرے ناظرین بہی لطف اٹہاوین مین انہین ذیل مین بعینہ درج کئے دیتا ہون ایڈیٹر

جناب مرزا غلام احمد صاحب ـ جب پہلے پہل مینے آپکی بابت پڑہا تو مجہے آپکی طرف لکہنے کا شوق ہوا لیکن یہ مجہے کچہہ سوجہتا تہا کہ مین مسیح موعود جیسے کو کیا بات لکہون۔ مینے آپ کی تعلیمات کا کچہہ حصہ ریویو آف ریلیجنز کے پرچون مین پڑہا ہے جو مجہے ...... قادیان سے باقاعدہ بہیجے جاتے ہین۔ مین خوش ہون۔ کہ خدا کی سچائی ظاہر ہو رہی ہے یعنی وہ پاک مذہب جسکی بیٹے علیہ السلام اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تہی۔ موجودہ وقتون کے مذاہب اون سچائیون سے دور جا پڑے ہین۔ جو پہلے دی گئی تہین۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے جسکی بابت خدا نے کہا تہا کہ مین زمین کو خطرناک طور سے ہلانیکے لئے اٹھونگا۔ **اب تو ہر چیز بدلتی ہوئی نظر آتی ہے مذہبی دنیا بھی اور ملکی دنیا بھی**۔ مجہے یہ پڑہکر خوشی ہوئی ہے کہ آپ امن اور صلح کی تعلیم دے رہے ہین اکثر تعجب کیا کرتی تہی۔ کہ تلوار حقیقی مذہب کو کیسے قایم رکہہ سکتی ہے۔ اسمین شک نہین۔ کہ اپنی جان کی حفاظت کرنے کیواسطے کاہے گاہے اسکی ضرورت پڑتی ہے۔ مجہے اسبات سے خوشی حاصل ہوئی ہے کہ آپ ممالک انگریزی مین رہتے ہین۔ جہان اپنے **مافی الضمیر** کے انکشاف کی اجازت ہے نہ مذہبی عقاید کیواسطے کسی قسم کا تشدد اور تکلیف نہین ہے۔ مینے اضلاع متحدہ امریکہ مین اٹہارہ سال گذارے ہین اور ۱۸۹۳ء مین شکاگو کے ورلڈ فیر (تمام دنیا کا میلہ) کے وقت مذہب کی پارلیمنٹ مین۔ مین موجود تہی فارس کے مصلح مسلمان کا وہان ذکر ہوا تہا۔ مگر مجہے معلوم نہین کہ آیا آپ کی جماعت کے لوگ بہی وہان تہے یا نہین۔ لیکن اسبات کا چندان مضائقہ نہین۔ کیونکہ آپ کئی سال سے اپنے کام مین لگے ہوئے ہین۔ چنانچہ مینے اوس بات کی نسبت پڑہا ہے جسکی بابت آپ نے پچیس سال پہلے پیشگوئی کی تہی مین ان عمدہ باتون کو جو ریویو آف ریلیجنز مین ہوتی ہین پڑہکر محظوظ ہوتی ہون اور مجہے امید ہے کہ آپ اپنے کام مین جس سے میری مراد اس زمانہ کی سچائی اور علامات کا اظہار کرنا ہے کامیاب ہوجاوینگے۔

خدا کے کام مین آپ کی خادم
ایس۔ اے۔ ر ج۔ دے۔ مانچسٹر انگلینڈ

جناب مرزا محمد علی صاحب ـ آج صبح مجہے آپکا نوازشنامہ پہونچا۔ مین اُسے پڑھکر خوش ہوئی ہون۔ اور ریویو آف ریلیجنس کیلئے مین آپکا شکریہ ادا کرتی ہون۔ کیونکہ وہ مجہے اسوقت سے بالالتزام پہونچ رہا ہے۔ جبکہ آپ نے مجہہ مہربانی کرکے پہلا پرچہ ارسال کیا تہا۔ پرچہ مارچ کو پہونچے ہوئے تین ہفتے گذر گئے ہین مین بڑا تعجب کرتی تہی۔ کہ آپکا اس خوفناک زلزلہ مین کیا حال ہوا ہوگا کیونکہ مینے اخبارون مین پڑہا تہا۔ کہ لاہور کو سخت گزند پہونچا ہے مینے ریویو آف ریلیجنز مین پڑہا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے پچہلے سال پیشگوئی کی تہی۔ کہ ملک پر ایک آفت آنیوالی ہے ایک یا دو ان گذرے ہین آپکو لکہنا شروع کیا تہا۔ مجہہ مین ریویو آف ریلیجنز کے پڑہنے کا مذاق پیدا ہوگیا۔ کیونکہ اسمین مجہے نئی باتین معلوم ہوئی ہین جن سے مین خوش ہوئی ہون۔ مجہے مولوی عبداللطیف صاحب کی خطرناک موت کا حال پڑہکر افسوس ہوا۔ کیونکہ وہ اسواسطے قتل کیا گیا ہے کہ جہاد کے پہیلانے پر ایمان نہین رکہتا تہا۔ اور غازی مہدی کا قایل نہ تہا مجہے اسبات کے پڑہنے سے بہت خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کہ دلمان دو لاکہہ آدمی ایسے ہین۔ جنکا ایمان ہے کہ جہاد اور غازی مہدی کے عقاید اسلامی عقاید نہین ہین۔ مینے مارچ کے پرچہ مین ان باتون کی بابت پڑہا تہا مجہے یہ پوچہنے کی اجازت دین کہ آیا وہ گورنمنٹ جس کی بابت آپنے ذکر کیا ہے۔ انگریزون کی گورنمنٹ ہے یا اور کوئی مجہے اسبات سے خوشی ہے کہ مصلح انگریزی حکومت کے ماتحت رہتے ہین جہان اپنے مافی الضمیر کے اظہار کی اجازت ہے۔ آپ کہتے ہین کہ بہاء اللہ کے مریدون نے غلط راہ اختیار کی ہے مین جاننا چاہتی ہون۔ کہ کسطرح اور کہان؟ مینے دعا کی ہے کہ مجہے سچا راہ دکہادیا جاوے یعنی خدا کی سچائی خواہ کسی ذریعہ سے حاصل ہو اور مجہے ایک امر کے بعد دوسرا امر سمجہایا جاتا ہے۔ بہاء اللہ کے مرید بہی جہاد کے قایل نہین اور نہ ہی وہ کسی غازی مہدی پر ایمان رکہتے ہین کیونکہ اونکی تعلیم یہ ہے کہ تمام قومون کے ساتہہ صلح رکہی جاوے جیسا کہ بہاء اللہ نے کیمبرج واقع انگلستان کے پروفیسر برون کے ہمراہ ایک عام جلسہ مین کہاتہا۔ اوسکے مریدون مین سے کئی اپنے عقاید کی وجہ سے بے رحمی سے شہید کیے گئے ہین اور کچہہ اسوقت تک قیدخانون مین ہین۔

مین مرزا غلام احمد صاحب کو خوشی سے خط لکہونگی۔ چونکہ آپ کہتے ہین کہ میرے خط کا ترجمہ اُنہین سُنایا جاویگا۔ اور جواب اون کے حسب ہدایت دیا جاوے گا میرا یقین ہے کہ وہ اچہے آدمی ہین۔ اور اپنے دعاوی مین صادق ہین کیا مین مفصلہ ذیل باتین پوچہہ سکتی ہون۔

اوّل یہ کہ کیا وہ ہندوستان کے رہنے والے ہین۔ اور کیا وہ عربی بولتے ہین۔ **دوم** یہہ کہ کیا وہ فقرے جو آپکے رسالہ مین یا آپ کے خط کے عنوان پر ہوتے ہین۔ عربی زبان مین ہوتے ہین۔ مین دیکہتی ہون کہ آپ عیسائیون کی تاریخ اور سال کو استعمال کرتے ہین۔ بہت سے امور ہین جنکی بابت مین لکہنا چاہتی ہون۔ لیکن مجہے یک لخت ہی بہت کچہہ لکہنا نہین چاہیئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ پرانی

قومی ضروریات اور قومی کالم

ہماری شادیاں کیسے ہون؟

الحکم کی گذشتہ اشاعت مین ایک شادی کی تقریب پر مجھے اس تقریب کی اصلاح کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت پڑی تھی - اس مضمون کو پڑھکر شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور سے منشی غلام محمد پہلوری احمدی مجھے اطلاع دیتے ہین کہ مین ذیل کا اشتہار الحکم مین چھاپ دون -

"احمدی جماعت کے ایک قریشی النسب شخص جو نام ظاہر کرنا نہین چاہتے اپنی خواندہ لڑکی کا رشتہ کسی اہی النسب کے احمدی سے کرنا چاہتے ہین خط و کتابت مین اپنا نام مع ولدیت و سکونت و کاروبار و جایداد و عمر وغیرہ کا حوالہ دیا جاوے اور اگر انہین کوئی بیماری ہو - تو اس کا اخفانہ کیا جاوے اگر پہلی بیوی ہو اور اس سے کوئی اولاد ہو تو اسکا بھی حوالہ دیا جاوے - خط کتابت منشی غلام محمد صاحب پہلوری شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور کی معرفت ہو"

یہہ اشتہار بجائے خود ایک تحریک ہے اور مین غنیمت سمجھتا ہون کہ میری تحریر کا احساس تو شروع ہوا ہے اور اگر مضمون پر متواتر تحریکین ہوتی رہین تو کچھ تعجب نہین کہ اخلاقی جرأت پیدا ہو کر دوسری روکین بھی اٹھ جاوین - مین اپنے محترم اور عزیز قریشی بھائی کی خدمت مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ بجائے اسکے کہ ہم خود کسی لائق اور قابل لڑکے کا انتخاب کرین کیون اس امر کو اپنے محترم اور واجب العزت بزرگان ملت کے مشورہ پر نہ چھوڑ دین جو اپنی لڑکیون کیطرح ہماری لڑکیون کے لئے اپنی سمجھ اور خداداد فراست سے موزون شوہر تجویز کرسکتے ہین - جو بات ان رشتون اور ناطون سے مین پیدا کرنی چاہتا ہون جو در اصل حضرت حجۃ الاسلام امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے جس سے آگاہ کرنا مین اپنا فرض سمجھتا ہون وہ تو یہ ہے کہ ہمارے رشتون ناطون مین وہ پابندیان جو بالآخر وبال جان ہو جاتی ہین اٹھ جاوین اور ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرح نہایت سہولت اور آسانی کے ساتھ ان تمدنی ضروریات سے فارغ ہو جائین -

میرا اس سے یہ منشاء نہین ہے کہ اندھا دھند ناطے رشتے ہونے جاوین ضروری امور جو قابل لحاظ ہین انکو چھوڑنا کسی صورت مین مناسب و موزون نہین ہے - لیکن یہ تو نہین ہونا چاہئے کہ اصل مقصد بھی اس مین ہیکہ کی تفتیش اور تلاش مین جاتا رہے حضرت حکیم الامت نے بارہا نکاح کے خطبون مین فرمایا ہے کہ لوگ شادی کے اغراض مختلف رکھتے ہین کسی کی غرض محض حسن و جمال ہوتا ہے اور کسی کی غرض محض اعلےٰ خاندان کی لڑکی لینا اور کوئی کسی کے مال و دولت پر مرمٹا ہوتا ہے - لیکن ایک سچا مسلمان کسی حالت مین ان باتون کو مقصود بالذات قرار نہین دیتا اس کی غرض محض حفاظت تقویٰ ہوتی ہے وہ تقوے کے لئے شادی کرتا ہے - (حقیقت مین تقوی اللہ بجائے خود ایک ایسی خوبی ہے کہ اسکے ساتھ دوسرا کوئی وصف مقابلہ کرسکتا ہی نہین - ایک دولتمند ممکن ہے شادی کے بعد مفلس ہو جاوے اور ایسا ہی دوسرے بعض امور جو ملحوظ خاطر رکھے گئے تھے انکا جاتا رہنا ممکن ہے لیکن اگر تقویٰ ملحوظ ہو تو ناممکن ہے کہ کسی قسم کی تکلیف ہو - اس سے میرا یہ مطلب نہین کہ وہ حلقہ تکالیف سے نکل جائیگا نہین اگر اسپر تکالیف آئین بھی تو اللہ تعالےٰ ان تکالیف کو بھی اسکے لئے اسباب راحت مین سے بنادیگا کونسی خوبی اور بھلائی ہے جو متقی کو مل نہین سکتی - اگر اعلےٰ درجہ کی تکریم کا خیال ہو تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک متقی سے بڑھکر کوئی معزز نہین پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور مکرم ہو ناممکن ہے کہ دنیا پر اسکی قبولیت اور تکریم نہو متقی کو رزق من حیث لا یحتسب ہوتا ہے دشمن اسکے ہلاک ہو جاتے ہین - پھر کیون ہم متقی کو تلاش نکرین - اور باقی قیدون کو شرائط مین داخل نہ کرین ہان اگر وہ بھی ہون تو نور علےٰ نور ہے اور میرا تو یہ مذہب ہے کہ متقی سے بڑھ کر اور کوئی خوبی ہو کیا سکتی ہے - اور اس معیار کو بزرگان ملت خوب جانتے ہین - پس میرا یہ قریشی بھائی کو محض خیر خواہی کی بناء پر یہہ مشورہ دونگا کہ وہ اس رشتہ کے متعلق بزرگان ملت سے مشورہ لین اور مشورہ لینے کی اسوقت جرأت کرین - جب اپنی مرضی کو انکی مرضی اور مشورہ پر مقدم نکرنا ہو - اگر اپنی ہی مرضی سے کرنا ہے تو پھر یہ اشتہار کافی ہے لیکن میرا جی چاہتا ہے کہ اس میدان مین سابق بالخیرات اور عملی نمونہ کے اشخاص پیدا ہون تاکہ ہماری قوم مین یہہ روح پیدا ہو جاوے جو کامیابی اور فلاح کی روح ہے -

بہر حال یہہ امر بطور فرض کے سمجھ لیا جاوے کہ احمدیون کے ناطے رشتے احمدیون ہی مین ہون مجھے پہلے کسی قدر وہم ہو چلا تھا کہ شیخ غلام احمد اور میان رحمت اللہ صاحب کیلئے جو تحریک کی گئی تھی اور اسکا کوئی اثر نہین ہوا تو اسکی وجہ یہ ہوگی کہ چونکہ شیخ صاحب شیر فروشی کرتے ہین اور ایسا ہی میان رحمت اللہ صاحب سبزی فروشی - لیکن اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ وجہ نہین ہے بلکہ محض سستی اور عدم توجہی ہے کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ممتاز علیخان صاحب کے متعلق بھی کوئی درخواست نہین آئی بحالیکہ وہ للعہ ماہوار کے ایک معزز عہدہ دار اور ایک معزز راجپوت خاندان کے اکلوتے وارث اور ایک سو بیگھا گھماؤن اراضی کے مالک ہین -

اصل یہ ہے کہ لوگ غالباً اخبار کے ذریعہ یا بذریعہ خط و کتابت شاید رشتہ ناطہ کرنا نامناسب سمجھتے ہین جو اور بھی غلطی ہے باہم تعارف کیلئے یہہ ایک اچھا ذریعہ ہے - اس سلسلہ کو جسقدر ہو سکے وسعت دی جاوے - اور مین امید کرتا ہون - کہ ناظرین ان باتون کو سرسری نظر سے نہ دیکھین گے - بلکہ عملی طور پر اسکو مفید ثابت کرینگے یہہ خیال کرکے مین اس ہفتہ سے الحکم مین ہمیشہ نکاح کے متعلق اشتہارات دیتا رہونگا - اور یہہ اشتہار ہمیشہ مفت چھاپے جاوین گے -

نکاح کی ضرورت

۱- شیخ غلام احمد صاحب ایک معزز کھتری خاندان سے ہین عرصے سے نو مسلم ہین - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت مین رہنا ضروری سمجھتے ہین اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے شیر فروشی کرتے ہین اور اس حلال طیب روزی سے آسائش کے ساتھ بسر اوقات کرتے ہین - جہانتک میرا علم ہے وہ ایک صالح اور دیندار بھائی ہین مزید حالات تسلی کے لئے حکیم الامتہ سے دریافت ہو سکتے ہین - وہ اپنی شادی کے لئے کوئی قید بجز اسکے پیش نہین کرتے کہ نیک بخت ماں باپ کی لڑکی ہو - اور احمدی ہو - قطع نظر اسکے کہ امیر ہو یا غریب کسی خاندان اور قوم کی ہو -

۲- میان رحمت اللہ صاحب احمدی ننگل ضلع جالندھر مین سبزی فروشی کرتے ہین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک سرگرم ممبر ہین - تبلیغ سلسلہ کا خاص جوش اور مذاق ہے - اور ایک معزز اور شریف آدمی ہے لاہور یہ ارائین ایک مشہور اور معزز قوم ہے جو لاہور - امرتسر جیسے شہرون مین کثرت سے آباد ہے - آمدنی معقول رکھتے ہین اور جہانتک میرا ذاتی علم ہے وہ بڑے ہی مخلص اور اہل عمل ہین اپنی قوم مین انکو کئی رشتے مل سکتے ہین لیکن وہ احمدیون مین ہی کرنا چاہتے ہین عمر ۳۳ یا ۳۴ سال سے زیادہ نہین ہے -

۳- ڈاکٹر ممتاز علیخان صاحب بھی راجپوت قوم سے ہین مقرر عہدہ پر میانمیر ملازم ہین پہلی بیوی کے مسلول ہونیکی وجہ سے دوسری شادی کرنا چاہتے ہین اپنی قوم اور خاندان مین انہین بھی کئی رشتے مل سکتے ہین مگر وہ بھی احمدیون ہی کو ترجیح دیتے ہین انکے متعلق اگر کسی قسم کی خط و کتابت کرنا ہو تو خود صاحبان مذکور سے یا ایڈیٹر الحکم سے کیجاوے -

مین امید کرتا ہون کہ چودھری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھ گڑھ اور میر حامد شاہ صاحب اور چودھری مولا بخش صاحب سیالکوٹ مین اور میان نبی بخش نمبردار تلونڈی ارائیان خاص طور پر ان معاملات مین سعی کرینگے - اللہ تعالیٰ انہین جزائے خیر دیگا - (باقی پھر)

شیرازہ قوم

الحکم کی گذشتہ اشاعت مین مندرجہ بالا عنوان پر مین نے جو کچھ شائع کیا ہے اسکے متعلق ابھی تک مفصلات سے مجھے کوئی اطلاع نہین ملی - اور اس لئے مین اس ہفتہ اسپر کچھ لکھنا نہین چاہتا بجز اس کے کہ حضرت حکیم الامتہ کی رائے کو یہان درج کرکے اسپر مختصر سا ریمارک کر دون -

حضرت حکیم الامتہ کے حضور مینے اس مضمون کا مسودہ پیش کیا تھا آپ نے اسے نہایت غور سے پڑھا اور اپنے قلم سے اسپر مندرجہ ذیل رائے لکھدی -

"مین اس آگہی کو بہت ہی ضروری یقین کرتا ہون گو میرا دل ہرگز یہہ نہین چاہتا کہ ہماری قوم محدود ہو - ہم ابراہیم کی اولاد ہون جو گنی نہین جاسکتی - مگر سردست اس آگہی کی ضرورت ہے اور وہ ضرورت انشاء اللہ تعالےٰ پیچھے کو ظاہر کیجاوے گی - نور الدین"

یہہ رائے زرین آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے حکیم الامتہ کی اعلےٰ آرزو جو جماعت کی ترقی کے متعلق انہون ظاہر کی ... ہے انشاء اللہ عملی رنگ مین بالآخر ایسی ہی ثابت ہوگی اور قوم لا انتہا اور غیر محدود ہوگی -

حکیم الامتہ نے اس آگہی اور واقفیت کو جو اس فردون کے ذریعہ مین ہم پہونچانی چاہتا ہون ضروری قرار دیا ہے اور حقیقت مین یہہ بہت ہی ضروری ہے کیونکہ بعض اوقات اشتہارات کی اشاعت کرنی ہوتی ہے اور معلوم نہین ہوتا کہ فلان جگہ کون شخص ہے اور بھی ضروری اور قومی چندون کی ضرورت ہوتی ہے اور اکثر افراد ملت کو اس تحریک سے اطلاع ہی نہین ہوتی اور عدم اطلاع سے یہی نہین کہ وہ بیچارے شمولیت کے ثواب سے محروم رہ جاتے ہین بلکہ ان قومی ضروریات کے لئے بھی بعض اوقات کسی قدر دیر ہو جاتی ہے - اس قسم کے مقاصد اور مطالب پیش نظر ہین - یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار رہبر طبیعت کی اصلاح اور تکمیل کیلئے حکم دیتے ہین اور تاکید فرماتے ہین - پس جو لوگ مجھے اس کام مین مدد دین گے وہ شیرازہ قوم کو مضبوط کرنے والے ہی نہونگے بلکہ مفت مین بہت سے ثوابون اور نیکیون کے مستحق ہونگے - حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مبایعین کے نامون کو یک جا اور مکمل طور پر لکھے جانے کے کسقدر آرزو مند ہین یہہ اندازہ مندرجہ ذیل سطور سے ہو سکتا ہے - جو حضور

واضح ہو کہ یا اللہ رب کریم و جلیل جس کا ارادہ ہے کہ مسلمانونکو انواع و اقسام کے اختلافات اور غل اور حقد اور تنازع اور فساد اور کینہ اور بغض سے جس نے انکو بے برکت و نکما کر دیا ہے - نجات دیکر فاجتنبوا

بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا کا مصداق بنا دے) مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض فوائد و منافع بیعت کہ جو آپ لوگوں کے لئے مقدر ہیں اس انتظام پر موقوف ہیں کہ آپ سب صاحبوں کے اسماء مبارکہ ایک کتاب میں بقید ولدیت و سکونت مستقل و عارضی اور کسیقدر کیفیت کے (اگر ممکن ہو) اندراج پاویں اور پھر جب وہ اسماء مندرجہ کسی تعداد موزون تک پہونچ جائیں تو ان سب ناموں کی ایک فہرست تیار کر کے اور چھپوا کر ایک ایک کاپی اسکی تمام بیعت کرنیوالوں کی خدمت میں بھیجی جاوے اور پھر جب دوسرے وقت میں نئی بیعت کرنیوالوں کا ایک معتد بہ گروہ ہو جاوے تو ایسا ہی اُن کے اسماء کی بھی فہرست تیار کر کے تمام مبایعین یعنے داخلین بیعت میں شائع کیجائے اور ایسا ہی ہوتا رہے جبتک ارادہ الٰہی اپنے اندازہ مقدرہ تک پہونچ جائے یہ انتظام جسکے ذریعہ سے راستبازوں کا گروہ کثیر ایک ہی سلک میں منسلک ہو کر وحدت مجموعی کے پیرائے میں خلق اللہ پر جلوہ نما ہوگا اور اپنی سچائی کے مختلف المخرج شعاعوں کو ایک ہی خط ممتد میں ظاہر کریگا خداوند عزوجل کو بہت پسند آیا ہے مگر چونکہ یہ کارروائی بجز اس کے باسانی و صحت انجام پذیر نہیں ہو سکتی کہ خود مبایعین اپنے ہاتھ سے خوشخط قلم سے لکھکر اپنا تمام پتہ و نشان بہ تفصیل مندرجہ بالا بھیجدیں اسلئے ہر ایک صاحب کو جو صدق دل اور خلوص تام سے بیعت کرنیکے لئے مستعد ہیں تکلیف دیجاتی ہے کہ وہ بتحریر خاص اپنی پورے پورے نام و ولدیت و سکونت مستقل و عارضی وغیرہ سے اطلاع بخشیں یا اپنے حاضر ہونے کے وقت یہہ تمام امور درج کرا دیں اور ظاہر ہے کہ ایسی کتاب کا مرتب و شائع ہونا جس میں تمام بیعت کرنیوالوں کے نام و دیگر پتہ و نشان درج ہو انشاء اللہ القدیر بہت سی خیر و برکت کا موجب ہوگا از انجملہ ایک بڑی عظیم الشان بات یہ ہے کہ اس ذریعہ سے بیعت کرنے والوں کا بہت جلد باہم تعارف ہو جائیگا۔ اور باہم خط و کتابت کرتے اور افادہ و استفادہ کے وسائل نکل آئیں گے اور غائبانہ ایک دوسرے کو دعائے خیر سے یاد کریں گے اور نیز اس باہمی شناسائی کی رُو سے ہر ایک موقعہ و محل پر ایک دوسرے کی ہمدردی کر سکیں گے اور ایک دوسرے کی غمخواری میں یاران موافق و دوستان صادق کیطرح مشغول ہو جائینگے اور ہر ایک کو اس میں سے اپنے ہم ارادت لوگوں کے نام پر اطلاع پانیسے معلوم ہو جائیگا کہ اس کے روحانی بھائی دُنیا میں کسقدر پھیلے ہوئے ہیں اور کن کن خداداد فضائل سے متصف ہیں سو یہ علم اونپر ظاہر کریگا کہ خدا تعالےٰ نے کس خارق عادت طور پر اس جماعت کو تیار کیا ہے اور کس سرعت اور جلدی سے دنیا میں پھیلایا ہے اور اس جگہ اس وصیت کا لکھنا بھی موزون معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھکر اونکا قدر کرے اون سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض اون سے نہ رکھے لیکن اگر کوئی عمداً اون شرائط کی خلاف ورزی کرے جو اشتہار ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۸۹ء میں مندرج ہیں اور اپنی بیباکانہ حرکات سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جاویگا یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنے تقوٰے شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور انکا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بیمصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ اُن نالایق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نا اتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہونچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جنکو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسی قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بنجائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کیلئے عاشق زار کیطرح فدا ہونیکو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اسبات کیلئے کریں کہ اون کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکلکر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔

حضرت حجۃ اللہ کی اس تحریر کو پڑھ لینے کے بعد میں جانتا ہوں کہ ہر شخص گناہ کریگا اگر اس سلسلہ میں مجھے مدد نہ دیگا۔ اور اسلئے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھتا اور انتظار کرتا ہوں کہ قوم کے وہ سر برآوردہ لوگ جن سے اس کام میں مدد چاہی ہے کہانتک میری مدد کرتے ہیں۔

استفسار اور انکے جواب

۱۔ جنازہ دارالامان میں کسطرح پڑھنے کا معمول ہے حنفی چار تکبیریں پڑھتے ہیں پہلی تکبیر کے بعد صرف سبحانک اللّٰھم پڑھتے ہیں الحمد اور سورۃ کو جائز نہیں رکھتے اہلحدیث سبحانک اللّٰھم۔ الحمد ثنا تینوں پڑھتے ہیں۔ دوسری تکبیر کے بعد درود تیسری کے بعد دعا چوتھی کے بعد فوراً اسلام پھیر دیتے ہیں اور اہلحدیث غالباً چوتھی کے بعد دعائیں پڑھکر سلام پھیرتے ہیں بلکہ پانچ اور سات تکبیریں بھی اکابران ملت کا معمول کیا ہے اور جنازہ غائب کا جو حکم ہے تو کیا بہت سے آدمیوں کا ایک ہی نیت میں پڑھ لیا کریں یا علیحدہ علیحدہ۔

جواب - یہاں یہ معمول ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد اللّٰھم الحمد ثنا پڑھتے ہیں دوسری کے بعد درود شریف تیسری کے بعد دعا اور چوتھی کے بعد معاً سلام پھیر دیتے ہیں حضرت حجۃ الاسلام ایک ہی نیت میں کئی آدمیوں کا جنازہ غائب پڑھتے ہیں۔

۲۔ عقیقہ فرض ہے یا کیا اور کتنی مدت یا عمر تک دینا چاہیے۔
جواب - عقیقہ ایک مسنون امر ہے۔ ساتویں دن ہونا چاہئے۔ اور اگر ممکن یا میسر نہ ہو تو جب چاہے کرے۔

۳۔ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے شروع کر کے سورج نکلنے کے بعد تک قرآن شریف پڑھنا جائز ہے اگر سجدہ آوے تو اس زوال کے وقت جائز ہے؟ کیونکہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک سجدہ ناجائز ہے؟۔
جواب - بے شک قرآن شریف پڑھنا جائز ہے یہہ وقت تو قرآن شریف کے پڑھنے کے لئے بہت ہی مناسب اور موزون دماغ تدبر کرنے کے لئے تازہ دم ہوتا ہے قرآن الفجر کان مشھودا اور اگر قرآن شریف کی تلاوت میں سجدہ آجاوے تو کرنا جائز ہے۔

۴۔ عصر کے بعد مغرب تک قرآن شریف پڑھنا جائز ہے؟
جواب - ہاں جائز ہے قادیان میں حکیم الامۃ کا درس قرآن ہمیشہ عصر کے بعد ہوتا ہے۔

۵۔ فجر کی نماز ہوتی ہو اوسوقت سنت پڑھ کر شامل ہونا چاہئے یا جماعت میں شریک ہو اور سنت کب پڑھے
جواب - جماعت میں شریک ہو جاوے اور نماز پڑھکر سنت پڑھے۔

منشی نادر خانصاحب احمدی افریقہ سے دریافت کرتے ہیں کہ بابو محمد افضل خان مرحوم کے عیال و اطفال کا بندوبست ہوا؟
جواباً گذارش ہے کہ بابو محمد افضل خانصاحب مرحوم کی پہلی بیوی مع اپنے بچوں کے اپنے والدین کے گھر جاری ہے اور مرحوم افضل کی جائداد میں سے اپنا مہر اور حصہ لینے کے لئے مرحوم کے چچا صاحب سے خواستگار ہوئی ہے دوسری بیوی مع اپنے بچوں کے مرحوم کے چچا کے پاس ہے۔ انکا چچا بذریعہ تقرر ثالثان غالباً فیصلہ کرنا چاہتا ہے۔ انکی بیویوں کو یہاں رہنے کیلئے کہا گیا تھا لیکن جہانتک میرا علم ہے اونہوں نے اپنی اس جائداد پر ہی رہنا اور قبضہ کرنا ضروری سمجھا ہے۔

۶۔ کیا قادیان میں کوئی لڑکیوں کا سکول ہے اگر ہے تو لڑکیوں کی رہائش کا کیا انتظام ہے۔
جواب - فی الحال قادیان میں لڑکیوں کی تعلیم کیلئے کوئی سکول نہیں ہے لیکن اسکی ضرورت محسوس کی جاتی ہے اور معمولی ضرورت نہیں سخت ضرورت ہے میں عنقریب اس سوال کو بزرگان ملت کے مشورہ سے پبلک کرنا چاہتا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بعید نہ ہوگا کہ قادیان میں لڑکیوں کی تعلیم کے لئے بہترین سکول قائم ہو۔ سردست آپ انتظار کریں اور دعا کریں۔

۷۔ دیوانی مقدمہ جو عدالت میں دائر کیا جاوے اکثر اوقات اس میں بوجہ خرچہ ڈگری ہوتی ہے۔ کیا خرچہ لینا جائز ہے۔
جواب - ہاں خرچہ لینا جائز ہے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دیوانی مقدمہ دیوار میں عدالت نے خرچہ دلایا۔ گو آپ نے اپنی کریم النفسی اور اخلاقی معجزہ کی بنا پر فریق ثانی کو اسکی درخواست پر معاف کر دیا۔ یہ جدا امر ہے۔ اسکے لینے میں کوئی امر ناجائز نہیں ہے۔

۸۔ اگر عورت کو زیور مہر میں دیا جاوے اور قابل زکوٰۃ ہو تو چونکہ عورت مختار نہیں کہ خاوند کے روپیہ یا مال کی زکوٰۃ اس زیور کی ادا کرے تو پھر اسصورت میں کیا خاوند پر فرض ہے یا عورت پر اور اگر موخر الذکر پر ہو تو کس صورت میں ادا کرے۔
جواب مہر میں جو چیز عورت کو دی جاوے وہ تو اسیکا مال ہے خاوند کا اس سے کیا تعلق علاوہ بریں اسلام میں تو عورتوں کو اپنی جدا جائدادیں تک خرید لینے کا حق حاصل ہے وہ اپنے مال سے قابل زکوٰۃ سال کی زکوٰۃ دے۔ البتہ زیور کے متعلق زکوٰۃ کا مسئلہ تنازعہ فیہ ہے حضرت حجۃ اللہ سے ایک مرتبہ استفسار ہوا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ جو زیور استعمال میں آتا رہتا ہے اسکی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو رکھا رہتا ہے کبھی کبھار پہنا جاوے اسکی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ وہ عورت اپنے مال سے دیوے۔

متفرق باتیں

جنازہ غائب پڑھا جاوے

۱۔ میرے مخدوم مکرم جناب چودھری مولا بخش صاحب بھٹی احمدی کی ساس مسماۃ دولت بی بی زوجہ چودھری نہالا اعلیٰ نمبردار موضع ملا فوت ہو گئی ہے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گذشتہ جمعہ کو جنازہ پڑھا۔ احمدی جماعتیں بھی جنازہ غائب پڑھ دیں۔

۲۔ مولوی محمد علی صاحب بن باجوڑ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک احمدی بھائی نبی بخش فوت ہو گیا ہے جنازہ غائب پڑھا جاوے۔

۳۔ مولوی محمد ابوالحسن احمدی بزدار صاحب کا اکلوتا بیٹا عبد القادر فوت ہو گیا ہے احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا کرے۔

ضرورت سید ناصر شاہ صاحب سب ڈویژنل آفیسر ریاست (جموں) کو ایک انٹرنس پاس احمدی کی ضرورت ہے دس روپیہ ماہوار مع کھانا دیں گے جو صاحب جانا چاہیں مندرجہ بالا پتہ پر شاہ صاحب سے خط و کتابت کریں۔

منیجر بھارت انشورنس کمپنی لاہور کے دفتر سے کمپنی مذکور کی خوش معاملگی کے متعلق مندرجہ ذیل چٹھی الحکم میں شائع ہونیکو

بعد۔ قاضی صاحب کے دوسرے سوال کا جواب انشاء اللہ اگلی اشاعت میں دونگا کیونکہ وہ تفصیل طلب ہے۔ ایڈیٹر۔

رسید آمدنی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۲ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - میاں محمد علی صاحب شاہجہان پور (مسکین فنڈ) عہ
۲ - شیخ غلام احمد صاحب قادیان دارالامان (مدرسہ) ۴ر
۳ - جماعت احمدیہ نابہہ - (مسکین فنڈ) صہ
۴ - حکیم نور محمد صاحب موکل ضلع لاہور (عید فنڈ) عہ
۵ - میاں نبی بخش صاحب معرفت حکیم محمد اکرم صاحب ساماں (مسکین فنڈ) للعہ

۳ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - صاحب سکرٹری صاحب مدرسہ کمیٹی (بک ڈپو اپریل) ۵ روپیہ
۲ - " " " " " صہ
۳ - میاں ویکھوان معرفت منشی عبد العزیز صاحب (مسکین فنڈ) ۱۲ر
۴ - شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد (مدرسہ) ۱۲ر

۵ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - میاں مہر محمد صاحب مستری ہرن پور [illegible]
۲ - منشی عبد العزیز صاحب [illegible] عا
۳ - منشی محمد جان صاحب [illegible] بھیل لاہور مدرسہ عا

[illegible] مئی ۱۹۰۵ء

۱ - جماعت پکھووال بذریعہ سید بہاول شاہ صاحب مدرسہ عہ
۲ - ابو علی بخش صاحب سہاوسیر نہر گنگ اٹاوہ (قربانی فنڈ) ع
۳ - منشی محمد حسین صاحب قانونگوئی ظفروال (مدرسہ) عہ
۴ - سردار محمد ایوب صاحب سالدار کیمبل پور (") عا
۵ - سید غلام شاہ موضع نوزنگ کھاریاں (") للعہ
۶ - شیخ رحمت اللہ صاحب احمدی سوداگر لاہور " عہ

۷ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ امرتسر (مدرسہ) صہ
۲ - جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر قادیان (مدرسہ) عہ
۳ - ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ (آمدنی بک ڈپو) للعہ
۴ - سکرٹری صاحب کمیٹی منتظم مدرسہ " للعہ

۸ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - شیخ ضیاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر مانسہرہ (مدرسہ) ۸ر
۲ - عبد الکریم مدرس مدرسہ قلعہ صوبہ سنگھ " ۸ر
۳ - میاں سراج الدین صاحب کانپور عطیہ مدرسہ عہ
۴ - حافظ نور احمد صاحب اکوڑ ناجنا " عا
۵ - منشی محمد اسمٰعیل صاحب ٹیلر ماسٹر عدن مدرسہ للعہ
۶ - منشی گلاب خانصاحب پوسٹماسٹر راولپنڈی " عہ
۷ - ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دارالامان { واپسی بجٹ لاگت سرگیاں / واپسی بحجامہر شامنی / فیس مدرسہ مارچ ۱۹۰۵ء
۸ - صاحب سکرٹری کمیٹی مدرسہ قادیان دارالامان (فیس مدرسہ مارچ ۱۹۰۵ء) ۲ر
۹ - منشی غلام سرور صاحب قانونگوئی بندوبست ڈیرہ اسمٰعیل خان مدرسہ عا
۱۰ - منشی محمد مقبول صاحب میر منشی ڈرہم لائٹ انفنٹری لکھنؤ مدرسہ ۸ر
۱۱ - نامعلوم الاسم * (مدرسہ) یتیم عا

* جن صاحب نے بلا پتہ نہیں بھیجا ہے صرف رقم درج کیگئی جن صاحب نے بھیجے ہوں اطلاع دیں۔

۱۰ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - چودہری محمد سرفراز خانصاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ مدرسہ عا { یتامی فنڈ صہ
۲ - میاں غلام رسول صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ مدرسہ ۱۲ر { یتامی فنڈ
۳ - میر محمد رشید صاحب سیالکوٹی قادیان دارالامان مدرسہ ۸ر
۴ - منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی مدرسہ مسکین فنڈ ۱۴ر
۵ - راجہ یاد محمد خانصاحب ٹاری پورہ کشمیر (مدرسہ) صہ
۶ - مولوی احمد حسن صاحب مدرس شاہی مظفر نگر مدرسہ ۴ر
۷ - مولوی محمد یمین صاحب - داتہ مانسہرہ " " معہ
۸ - منشی نواب الدین صاحب کلرک ڈیرہ غازیخان " ۸ر
۹ - مولوی حاجی محمد صفدر حسین صاحب مہتمم تعمیرات دندگل " للعہ
۱۰ - منشی عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر متھرا " ع

۱۱ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - ہیڈ ماسٹر صاحب فیس مدرسہ ماہ مئی ۱۹۰۵ء لعہ
۲ - " " " اپریل ۱۹۰۵ء لعہ
۳ - " فیس بورڈنگ ہوس " للعہ
۴ - " واپسی ڈیپارٹمنٹی پبلک لائبریری لاہور لعہ
۵ - میاں عبد الرشید صاحب بازار کیمپ میرٹھ بمعرفت اسماعیل مساکین فنڈ ملے
۶ - مولوی محمد حسین صاحب لاہور میرٹھ " عہ
۷ - اہلیہ حاجی رحمان بخش صاحب " عہ
۸ - جماعت احمدیہ ماہل پور ضلع ہوشیار پور معرفت قاضی شاہدین صاحب نمبردار (مدرسہ) ۱۴ر
۹ - مولوی غلام نبی صاحب مدرس پور ہیران ساکن ماہلپور مساکین فنڈ
۱۰ - ڈاکٹر یعقوب خانصاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سونہ ضلع شاہپور مدرسہ للعہ

۱۲ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - ہیڈ ماسٹر صاحب (بقیہ فیس اپریل ۱۹۰۵ء) لعہ
۲ - ماسٹر محمد الدین صاحب (منجملہ فیس ماہ مارچ ۱۹۰۵ء) عہ
۳ - صاحب سکرٹری کمیٹی مدرسہ (بک ڈپو بابت سال ۱۹۰۴ء) عا
۴ - میاں اقبال خانصاحب احمدی پورہ کشمیر (مدرسہ) عہ
۵ - میاں غلام رسول دوکاندار " (یتامی فنڈ) عہ
۶ - جماعت جھلیانوالہ معرفت عنایت اللہ صاحب احمدی (مدرسہ) عا

۱۳ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن شاہپور (مدرسہ) عہ
۲ - صاحب سکرٹری کمیٹی مدرسہ (بک ڈپو) آمدنی مئی ۱۹۰۵ء عہ
۳ - منشی حسین علی شاہ صاحب پٹواری رعیہ (مساکین فنڈ) عہ
۴ - میاں محمد حسین صاحب سوداگر غلہ منڈی لائلپور " عہ
۵ - میاں خدا بخش صاحب نیچہ بند لائلپور مدرسہ مساکین فنڈ عہ
۶ - منشی نور الدین صاحب لائلپور مساکین فنڈ یتامی فنڈ عا

۱۵ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - شیخ مسیح اللہ صاحب ملازم بورڈنگ ہوس (مدرسہ) ۱ر
۲ - میاں محمد الدین صاحب احمدی قادیان دارالامان " ۱۲ر
۳ - منشی محمد جیون علی صاحب الہ آباد مساکین فنڈ صہ
۴ - بابو عطا محمد صاحب سب اوورسیر پنڈدادنخان ضلع جہلم " ۲ر
۵ - میاں عبد الکریم صاحب احمدی ریکرہ ہسپتال جیند (یتامی) عہ

۱۶ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - میاں نصیر احمد صاحب ٹھیکہ دار چکراتہ - قربانی فنڈ سہر
۲ - نعمت علی سپاہی رجمنٹ ۲۷ برہمن فورٹ ولیم کلکتہ (مدرسہ) ۴ر
۳ - قاضی فضل الٰہی صاحب مقام اوچ بہہ (عطیہ مدرسہ) للعہ
۴ - جماعت کریام معرفت غلام احمد صاحب کریام توان شہر جالندھر فنڈ قربانی
۵ - جماعت احمدیہ لاہور معرفت حکیم محمد حسین صاحب قریشی مدرسہ مساکین فنڈ

۱۸ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - جماعت ڈیرہ غازیخان معرفت مولوی عزیز بخش صاحب مدرسہ عطیہ مدرسہ عید فنڈ مساکین فنڈ
۲ - میاں محمد حسین صاحب محکمہ کلکٹی چھچھوٹ مدرسہ عا
۳ - جماعت میرٹھ معرفت سکرٹری صاحب جماعت میرٹھ مدرسہ قربانی فنڈ

۱۹ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج قادیان دارالامان داخلہ طلبا کالج فیس
۲ - بابو عبد العزیز صاحب سابق طالبعلم تعلیم الاسلام قادیان از راولپنڈی - مسکین فنڈ - ۸ر
۳ - قاضی محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافسمین الہ آباد مدرسہ عہ
۴ - میاں عبد العزیز صاحب سفید پوش چک ۱۹ لائلپور مدرسہ عا
۵ - مولوی محمد صدیق صاحب مدرس بھلا جگی ظفروال " ۲ر

۲۰ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - منشی محمد حیات صاحب ضلع ہیر کوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد مدرسہ للعہ
۲ - حافظ عبد الرحیم محرر کمیٹی بک ڈپو مئی ۱۹۰۵ء معہ
۳ - ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دارالامان { فیس مدرسہ قسط دوم مئی ۱۹۰۵ء ۱۳ر
۴ - * نامعلوم الاسم - معرفت حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مدرسہ للعہ

* انکا پتہ بھی معلوم نہیں جس صاحب نے بھیجے ہوں اطلاع دیں۔

۲۲ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام فیس مارچ ۱۹۰۵ء ۳ر
۲ - " " " بک ڈپو مارچ ۱۹۰۵ء ۱۴ر
۳ - میاں نظام الدین از لنگر ضلع اٹک مدرسہ ۸ر
۴ - جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر لاہور مدرسہ ے
۵ - منشی ہاشم علی صاحب گرداور قانونگوئی سرد گڈھ فیروزپور (کالج) ۸ر

۲۳ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - محرر کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام (بک ڈپو مئی ۱۹۰۵ء) معہ

زلزلہ کی خبریں

شکارپور (سندھ) میں بھی زلزلہ ریلیف فنڈ کیلئے چندہ وصول کیا جارہا ہے ۴سو روپے پہلے بھیجے بھی جاچکے ہیں۔

شملہ میں ۱۹ ماہ حال کو ۲ بجے دن کے زلزلہ محسوس ہوا جو بہت تھوڑی دیر تک رہا۔

کانگڑہ میں زلزلہ سے جو تباہی اور بربادی ہوئی تھی وہی بجائے خود کچھ کم نہ تھی۔ اب پانیر لکھتا ہے کہ اٹھارہ ماہ حال کو آدھ گھنٹہ تک سخت ژالہ باری ہوئی جس سے گندم کی فصلیں بالکل پامال ہوگئیں - سچ ہے مصیبت تنہا نہیں آتی۔

کابل اور قندھار سے کوئی رپورٹ ۴ اپریل کے زلزلہ کی نہیں آئی - البتہ جلال آباد کے مغرب میں سٹرکوں اور اسکے ہمراہیوں کو خفیف سی حرکت معلوم ہوئی تھی۔

پانیر میں ایک چٹھی چھپی ہے جسمیں سر جیمس لاٹوش کے پرائیوٹ سکرٹری زلزلہ ریلیف فنڈ کیلئے مزید چندہ کی اپیل کرتے ہیں - کیونکہ ریلیف فنڈ میں علاوہ ۵۲ ہزار ۷سو ۲۹ روپیہ وصول شدہ کے ایک ہزار ۲سو ۴۰ روپیہ فرسٹ سی فورتھ ہائلینڈرس سے اور ۸سو پچاس روپیہ سیکنڈ گارڈن ہائلینڈرس سے اور وصول ہوئے ہیں۔

جنرل کمیٹی کانگڑہ ریلیف فنڈ کے پریزیڈنٹ نے کمشنر سندھ سے چندہ کی اپیل کی تہی جسپر سندھ سے وصول شدہ اور موعودہ چندہ کی تعداد ۱۶ اسی کو ۸سو ۷۰ روپیہ تک ہوگئی۔

نیشنل کارپوریشن نے والیسرائے زلزلہ ریلیف فنڈ میں ۵۰ گنی (۸ آنہ ۷۸۷ روپیہ) ہے منسولر اور ینٹل کمپنی نے ۱۰۰ گنی (۵۷۵ روپیہ) اور ہند و یورپین ٹیلیگراف کمپنی نے ۱۰۰ گنی چندہ دیا۔

امرتسر میں ۲۲ ماہ حال کو بعد دوپہر ۲ بجکر ۵ منٹ پر اور شام کے ۷ بجے زلزلہ کے اچھے جھٹکے محسوس ہوئے۔

پچھلے ہفتہ فرانس - اٹلی اور سوٹزرلینڈ کے بعض حصص میں زلزلے محسوس ہوئے وہیں میں بھی خفیف حرکت پائی گئی - بعض جگہ لوگوں میں گھبراہٹ بھی پہیل گئی مگر چنداں نقصان نہیں ہوا۔

مسٹر ایس فی منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوی نے براہ انسانی ہمدردی بلا فیس و محصول وغیرہ ایک پمپ مستعار دیا ہے تاکہ کانگڑہ کے تالاب آب نوشی کا پانی صاف کردیا جائے

بینک ہندوستان - آسٹریلیا اور چین کے لندن آفس نے زلزلہ ریلیف فنڈ میں بمد حساب ہندوستان برہما اور سیلون دس ہزار روپیہ چندہ دیا۔

لارڈ کرزن بالقابہ نے صاحب وزیر ہند کی خدمت میں ایک تار بدیں مضمون ارسال کیا ہوا ہے کہ صرف ہندوستان کا چندہ موجودہ مصیبت زلزلہ کے رفع کرنیکے لیے کافی نہیں ہوسکتا - ولایت سے ۲۰ ہزار پونڈ کی امید تھی جس میں سے ابتک صرف ۲ ہزار ۲۰۰ پونڈ وصول ہوئے ہیں - امید کہ باقی رقم بھی جلد وصول ہوگی۔

جو سرکاری ملازم موجودہ زلزلہ کے شکار بن گئے گورنمنٹ پنجاب ان کے لیے پنشن یا عطیہ دیا جانے کے مسئلہ پر غور کررہی ہے

ٹھاکر لال جو حال میں کلو گیا تھا رپورٹ کرتا ہے کہ موادی مشنری بالکل محفوظ ہیں - اونکو یا اون کے مشن ہوس کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔

دہرمسالہ میں ۱۸ مئی کو دور کا زلزلہ محسوس ہوا جس سے بیچارے مصیبت زدہ لوگوں کی مستعارہ جہونپڑیاں بھی گر گئیں۔

بابو رگھپت رائے متوفی ٹھیکہ دار بہماساکن کانگڑہ کی والدہ حسب وصیت متوفی ایک ہزار روپیہ اسلیے چندہ دیا ہے کہ کانگڑہ میں عوام کے آرام کے لیے دہرمسالہ بنائی جائے۔

ایوان تجارت بنگال کے ریلیف فنڈ میں اسوقت تک ۲ ہزار ۷سو ۳۰ روپیہ چندہ ہوچکا ہے جسمیں ۵۰ ہزار گرنکڑ کمیٹی ریلیف فنڈ

پُرانی نوٹ بک کا ایک صفحہ

راستباز اور مامور من اللہ کی صداقت کا بڑا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو غیب کی خبریں دیتا ہے اور پھر ان خبروں میں ایک طاقت ہوتی ہے جو دوسروں کو نہیں دیجاتی۔ نجومی جو خبریں دیتا ہے انمیں وہ طاقت اور حیروت نہیں ہوتی جو مامور کی خبروں میں ہوتی ہے علاوہ بریں مامور کی خبریں ایسی ہوتی ہیں کہ فراست اور قیافہ پر انکی بنا نہیں ہو سکتی۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں جو بالکل بے سرو سامانی اور بیکسی کی زندگی تھی اپنی کامیابی اور دشمنوں کی ناکامی اور نامرادی کی پیشگوئی کی تھی کیا کوئی عقلمند اور ملکی مدبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اسوقت کی حالت کو دیکھکر اندازہ لگا سکتا تہا کہ یہ شخص کامیاب ہو جائیگا اور وہ قوم جو انکی مخالفت پر آمادہ ہے ذلت کے ساتھ نامراد رہے گی؟ پھر دیکھو کہ انجام کیا ہوا! پس یہ ایک زبردست نشان مامور کو دیا جاتا ہے۔

عیسائیون کے حملے اسلام پر اس صدی میں بہت تیزی کے ساتھ ہوئے ہیں انکی زبان درازی اور چہیڑ چہاڑ بہت بڑہ گئی اللہ تعالیٰ چاہتا تو ایک دم میں انکی مخالفانہ کارروائیون کا فیصلہ کر دیتا مگر وہ اپنا فیصلہ روز روشن کیطرح دکہانا چاہتا ہے اب وقت آگیا ہے کہ اس مذہب کی حقیقت دنیا پر کہل جاوے۔ شیطان کی آدم کے ساتھ یہہ آخری جنگ ہے۔ ملائکۃ اللہ آدم کے ساتھ ہیں اور اب شیطان ہمیشہ کے لئے ہلاک کر دیا جائیگا۔ میں یقین رکہتا ہون کہ اگر میری طرف سے اس مردہ پرستی کے دور کرنے کے لئے کوئی تحریک نہ بہی ہوتی اور خدا تعالیٰ مجہے بہی نہ بہیجتا تب بہی اس مذہب کی حالت ایسی ہو چکی تہی کہ یہہ خود بخود نمک کی طرح پگہل جاتا۔ میں خدا تعالیٰ کی تائیدون اور نصرتون کو دیکہہ رہا ہون جو وہ اسلام کے لئے ظاہر کر رہا ہے اور میں اس نظارہ کو بہی دیکہہ رہا ہون جو موت کا اس صلیبی مذہب پر آنیکو ہے۔ اس مذہب کی بنیاد محض ایک لعنتی لکڑی پر ہے جسکو دیمک کہا چکی ہے اور یہ بوسیدہ لکڑی اسلام کے زبردست دلائل کے سامنے اب ٹہیر نہیں سکتی۔ اس عمارت کی بنیادیں کہوکہلی ہو چکی ہیں۔ اب وقت آتا ہے کہ یکدم یورپ اور امریکہ کے لوگون کو اسلام کیطرف توجہ ہوگی اور وہ اس مردہ پرستی کے مذہب سے بیزار ہو کر حقیقی مذہب اسلام کو اپنی نجات کا ذریعہ یقین کرین گے۔

توحید ماننے والون میں ایک خاص رعب اور جلال ہوتا ہے جو بت پرست کو حاصل نہیں ہوتا کیونکہ اسکا قلب ہر گز مطمئن نہیں رہتا ہے اور اس کے اعتقاد کی بنیاد علوم حقہ پر نہیں ہوتی بلکہ ظنیات اور اوہام پر ہوتی ہے۔ مثلاً عیسائیون نے یسوع کو خدا بنالیا مگر کوئی ایسی خصوصیت آجتک دو ہزار برس ہونے کو آئے نہیں بتائی جو یسوع میں ہو اور دوسرے انسانون میں نہ ہو۔ بلکہ جہانتک انجیل کے بیان کے موافق یسوع کیحالات پر غور کرتے ہیں اسیقدر اسے انسانی کمزوریون کا بہت بڑا نمونہ پاتے ہیں۔ بڑی خصوصیت اقتداری معجزات کی ہوتی ہے لیکن یسوع کی لائف میں اقتداری معجزات کا پتہ نہیں ملتا اور اگر عیسائیون کے بیان کے موافق بعض مان بہی لیں تو پہر ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اسی رنگ کے اقتداری معجزات یسوع کے معجزات سے کہیں بڑہ چڑہ کر پہلے نبیون کے بائبل میں موجود ہیں۔ پہر خصوصیت کیا رہی؟ وہ کیا بات تہی جسپر اسے خدا مان لیا گیا اگر ایک مجلس میں اللہ تعالیٰ کے صفات بیان کئے جاوین اور اس میں آریا۔ عیسائی اور مسلمان موجود ہوں تو اگر کسی کا ضمیر مر نہیں گیا تو بجز مسلمان کے ہر ایک خدا تعالیٰ کے صفات بیان کرنیسے شرمندہ ہوگا مثلاً آریہ کیا یہہ بیان کرکے خوش ہوگا کہ میں ایسے خدا پر ایمان لاتا ہون جسنے دنیا کا ایک ذرہ بہی پیدا نہیں کیا وہ میری روح اور جسم کا خالق نہیں۔ مجہے جو کچہہ ملتا ہے میرے اپنے اعمال اور افعال کا ثمرہ ہے خدا تعالیٰ کا کوئی عطیہ اور کرم نہیں میرا خدا مجہے کبہی ہمیشہ کی نجات نہیں دیسکتا میرے لئے لازمی ہے کہ میں جونون کے چکر میں آکر کیڑے مکوڑے بنتا رہون یا کیا عیسائی صاحب یہہ بیان کرکے راضی ہوگا کہ میں ایک ایسے خدا پر ایمان لاتا ہون جو ناصرت نام بستی میں یوسف نجار کے گھر معمولی بچون کیطرح پیدا ہوا تہا وہ معمولی بچون کیطرح روتا چلاتا اور کبہی اپنی کمزوریون کی وجہ سے ماں باپ سے تہپڑ بہی کہاتا تہا۔ اسے اتنی بہی خبر نہ تہی کہ وہ انجیر کے پہل کے موسم کا علم رکہتا۔ وہ ایسا غصہ ور تہا کہ درختون تک کو بد دعائیں دیتا تہا۔ وہ آخر میرے گناہون کی وجہ سے صلیب پر لعنتی ہوا۔ اور تین دن ہاویہ میں رہا۔ بتاؤ کیا وہ یہ باتیں خوشی کے ساتھ بیان کریگا یا اندر ہی اندر اسکا دل کہایا جائیگا لیکن ایک مسلمان بڑی جرأت اور دلیری سے کہیگا کہ میں اس خدا پر ایمان لایا ہون جو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام بدیون اور نقایص سے منزہ ہے وہ رب ہے بلا مانگے دینے والا رحمان ہے سچی محنتون کے ثمرات ضائع نکرنے والا ہے۔ وہ حی وقیوم ارحم الراحمین خدا ہے وہ ہمیشہ کی نجات دیتا ہے۔ اسکی عطاء غیر مجذوذ ہے۔ پس جب مسلمان اپنے خدا کی صفات بیان کریگا تو ہرگز شرمندہ نہیں ہوگا اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو ہم پر ہے ایسا ہی اور بہت سی باتیں ہیں غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مان کر ہم کبہی کسی کے سامنے شرمندہ نہیں ہو سکتے۔

معجزات مسیح کی حقیقت ڈوئی نے خوب کہولی ہے وہ دعوی کرتا ہے کہ میں بہی سلب امراض کرتا ہون اسی طرح جسطرح یسوع مسیح کیا کرتا تہا۔ اور عجیب تر یہ بات ہے کہ جہان کوئی شخص اچھا نہیں ہوتا وہان وہ شرمندہ نہیں ہوتا بلکہ کہدیتا کہ یسوع مسیح سے بھی فلان شخص اچھا نہیں ہوا۔

زہے خدائی

سلب امراض فی الحقیقت کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسپر ناز کیا جاسکے یہودی بہی اس زمانہ میں سلب امراض کرتے تھے اور ہندوستان میں بہی بہت لوگ اس قسم کے ہوئے ہیں۔ اور آجکل تو ہزارون ہزار دہریے اور ملحد بہی ایسے ہیں جو سلب امراض کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ایک فن اور مشق ہے جسکے لئے یہ بہی ضرور نہیں کہ اس فن کا عامل خدا پر یقین رکہتا ہو یا نیک چلن ہو۔ جسطرح پر دوسرے علوم کے حصول کیلئے نیک چلنی اور خدا پرستی شرط نہیں ہے اسکے لئے بہی نہیں یعنے اگر کوئی شخص ریاضی کے قواعد کی مشق کرے تو قطع نظر اسکے کہ وہ دہریہ ہے یا موحد خدا پرست وہ قواعد اسکے لئے کوئی روک پیدا نہیں کرین گے۔

برخلاف اسکے وہ روحانی کمالات جو اسلام سکہاتا ہے انکے لئے ضروری ہے کہ اعمال میں پاکیزگی اور صدق اور وفاداری ہو بغیر اسکے وہ باتیں حاصل ہی نہیں ہو سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سلب امراض والے مسیح کے اچھے کئے ہوئے مر گئے لیکن قد افلح من زکّھا کی تعلیم دینے والے کے زندہ کئے ہوئے آجتک بہی زندہ ہیں اور ان پر کبہی فنا آہی نہیں سکتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابلہ میں حواریون کو پیش کرتے ہوئے بہی شرم آجاتی ہے حواریون کی تعریف میں ساری انجیل میں ایک بہی ایسا فقرہ نظر نہ آئیگا کہ انہون نے **میری راہ میں جان** دیدی بلکہ برخلاف اسکے انکے اعمال ایسے ثابت ہونگے جس سے معلوم ہو کہ وہ حد درجہ کے غیر مستقل مزاج غدار اور بے وفا اور دنیا پرست تہے اور صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی راہ میں وہ صدق دکہلایا کہ انہیں **رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ** کی آواز آگئی۔ یہ اعلےٰ درجہ کا مقام ہے جو صحابہ کو حاصل ہوا یعنے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔ اس مقام کی خوبیاں اور کمالات الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جانا ہر شخص کا کام نہیں۔ بلکہ یہ توکل۔ تبتل اور رضا و تسلیم کا اعلےٰ مقام ہے جہان پہنچکر انسان کو کسی قسم کا شکوہ اور شکایت اپنے مولیٰ سے نہیں رہتی۔ اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ سے راضی ہونا یہ موقوف ہے بندے کے کمال صدق و وفاداری اور اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی اور طہارت اور کمال اطاعت پر۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ نے معرفت اور سلوک کے تمام مدارج طے کرلئے تہے۔ اسکا نمونہ حواریون میں اگر تلاش کرین تو ہرگز نہیں ملسکتا۔ پس نرے سلب امراض پر خوش ہو جانا یہ کوئی دانشمندی نہیں ہے اور روحانی کمالات کا شیدائی ان باتون پر خوش نہیں ہو سکتا۔

اسلئے

میں تمہارے لئے یہی پسند کرتا ہون کہ تم اپنے دل کو پاک کرو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے تعلقات پیدا کرو کہ وہ مولیٰ کریم تم سے راضی ہو جاوے اور تم اس سے راضی ہو جاؤ پھر وہ تمہارے جسم میں تمہاری باتون میں ایسی برکت رکہدیگا جو سلب امراض کرنے والے بہی انہیں دیکہکر حیران اور شرمندہ ہونگے۔

نکتہ - قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کے نام کیساتہہ کوئی صفت مفعول کے صیغہ میں نہیں ہے قدوس تو ہے مگر معصوم نہیں ہے کیونکہ معصوم کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ اسکو بچانے والا کوئی اور ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو اپنی ذات ہی میں بے عیب اور پاک خدا ہے اور وحدہٗ لاشریک اکیلا خدا ہے اسکو بچانے والا کون ہو سکتا ہے۔

ایک مرتبہ آپ کی مجلس میں مفتی محمد صادق صاحب رسالہ ہیگنا ہی مسیح سنا رہے تہے اس میں ایک مقام پر مصنف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر بعض اس بنا پر حملہ کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیون کیا؟

اسپر فرمایا افسوس یہ لوگ ایسے بیہودہ اعتراض کرتے ہیں جنکو کوئی سلیم الفطرت پسند نہیں کر سکتا۔ ایسی باتیں کرکے یہہ لوگ کچہہ سنا چاہتے ہیں اگر یہ اعتراض کرنے سے پہلے اتنا سوچ لیتے کہ ایک شخص جو کنگالی اور بدوضع مشہور عورتون سے تعلق رکہتا ہے اسکی زندگی کو تو وہ بے عیب اور خدا کی زندگی قرار دینے میں پھر جائز طور پر نکاح کرنے والے پر اعتراض کیون ہے! کیا یہہ شرم کی بات نہیں ہے۔ اپنے گھر میں انجیل کا مطالعہ کرین اور کفارہ کے برکات جو یورپ کو اخلاقی طور پر درشن ملے ہیں انپر نظر کرے۔ پھر وہ اسلام پر اعتراض کرنے کے لئے منہ کہولے۔ جنکے گھر میں اسقدر گند ہو اسے تو شرم آنی چاہئے۔